ماہنامہ انصار اللہ

اکتوبر 2008ء
اخاء 1387ہش

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

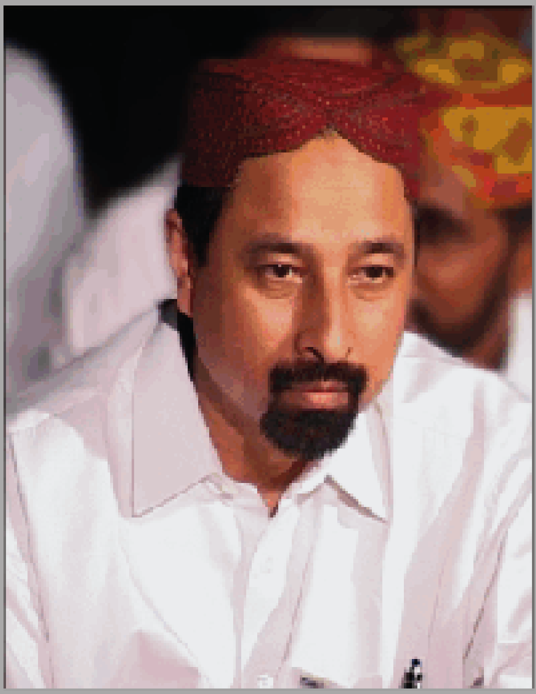

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب
مورخہ 8 ستمبر 2008ء کو راہ مولیٰ میں قربان ہوئے

مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب مورخہ 9 ستمبر 2008ء کو
راہ مولیٰ میں قربان ہوئے

مکرم شیخ سعید احمد صاحب مورخہ 13 ستمبر 2008ء کو
راہ مولیٰ میں قربان ہوئے

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

تبوک 1387 ہش ستمبر 2008ء

جلد ---------------------- 49

شمارہ ---------------------- 9

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631

ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: پاکستان

سالانہ........................ایک سو روپیہ

قیمت فی پرچہ.................. 10 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ.. 2

القرآن.. 3

حدیث نبویؐ.. 4

عربی منظوم کلام.. 5

فارسی منظوم کلام.. 6

اردو منظوم کلام.. 7

کلام الامام.. 8

مہینوں کا سردار رمضان المبارک.. 9-16

مکرم محمد مقصود احمد صاحب منیب

تین جاں نثارانِ احمدیت کا ذکرِ خیر.. 17-23

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

خدا کرے (کلام محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ).. 24

مقابلہ مقالہ نویسی ''حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ''

برائے مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان.. 25-27

قیادت تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ ۔ پاکستان

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''وقفِ زندگی''

برائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان.. 28-30

قیادت تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ ۔ پاکستان

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''پانچ بنیادی اخلاق''

برائے مجلس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ پاکستان........ 31-33

قیادت تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ ۔ پاکستان

خلافت جوبلی پیس کانفرنس جماعت احمدیہ برطانیہ.. 34-36

اخبار مجالس.. 37-40

مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب

نتیجہ امتحان: کتاب ''اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات''........ 41-44

اداریہ

نیکیوں کے موسمِ بہار۔ رمضان المبارک میں سرزمینِ سندھ میں تین احمدیوں کی جان کی قربانی

رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں جب عام لوگوں کی توجہ نیکی اور پارسائی کی طرف لگی ہوتی ہے۔ ایسے میں بعض بدبخت ظالم لوگ معصوم احمدیوں کا خون کرنے کے جنون میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

چنانچہ اس رمضان المبارک میں پاکستان میں تین اور احمدیوں کو راہِ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ یہ تینوں ظالمانہ واقعات صوبہ سندھ میں ہوئے۔ یہ معصوم احمدی کسی جرم کے مرتکب نہ تھے۔ اپنے علاقے میں نیک نام اور معاشرے کے مفید وجود تھے۔ ان کا ''جرم'' صرف ان کا احمدی ہونا تھا۔

پاکستان میں 1974ء کی دستور میں ترمیم کے بعد احمدیوں کے خلاف ایسی گھناؤنی ظالمانہ کارروائیاں ہوتی چلی آ رہی ہیں اور جن کے نتیجہ میں درجنوں احمدی راہ خدا میں اپنی جان کی قربانی دے چکے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب جانثاروں کی روحوں پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار برسات نازل فرمائے۔ ان کے پسماندگان کا خود کفیل ہو۔ آمین۔

پاکستان کے اربابِ حل وعقد کو سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے کہ ایسے مذہبی جنونیوں سے ملکی شہریوں کے جان و مال کو تحفظ دینے کے لئے ٹھوس اور عملی قدم اٹھائے جائیں۔

جماعت احمدیہ کے تمام افراد احباب کو اپنے مولا کے حضور اپنے چاک گریبان پیش کرنے چاہئیں کہ خالق و مالک ربِ کائنات خود ان تمام ظالموں سے نپٹے۔

اب تو فراقِ صبح سے بجھنے لگی حیات
بارِ الٰہ کتنے پہر رہ گئی ہے رات

جاگے کوئی ستارہ صبحِ یقین کہ پھر
سر سے بلند ہو گیا سیلِ توہمات

ہر تیرگی میں تو نے اتاری ہے روشنی
اب خود اُتر کے آ کہ سیہ تر ہے کائنات

☆☆☆

القرآن

مسابقت فی الخیرات

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ۚ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ
اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

(سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمعِ نظر ہے جس کی طرف وہ مُنہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

پسندیدہ عمل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : **مَنْ هٰذِهِ؟** قُلْتُ: فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : **مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ! لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا، قَالَتْ: وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ.**

(ابن ماجہ ابواب الزھد باب المداومة علی العمل)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے جو اس قدر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوڑو۔ تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم تھک اور اکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت ہو۔

☆☆☆

عربی منظوم کلام

وَحُبُّ الْهَوٰى وَاللّٰهِ صِلٌّ مُّدَمِّرٌ

أَطِعْ رَبَّكَ الْجَبَّارَ اَهْلَ الْاَوَامِرِ
وَخَفْ قَهْرَهٗ وَاتْرُكْ طَرِيْقَ التَّجَاسُرِ

اطاعت کر، اپنے رب کی، جو جبار اور احکام دینے کا حقدار ہے اور اس کے قہر سے ڈر اور بے جا دلیری کا طریق چھوڑ دے

وَكَيْفَ عَلٰى نَارِ النَّهَابِرِ تَصْبِرُ
وَاَنْتَ تَاَذّٰى عِنْدَ حَرِّ الْهَوَاجِرِ

اور تو جہنم کی آگ پر کیسے صبر کر سکے گا حالانکہ تو تو دوپہروں کی تپش سے بھی تکلیف محسوس کرتا ہے

وَحُبُّ الْهَوٰى وَاللّٰهِ صِلٌّ مُّدَمِّرٌ
كَمَلْمَسِ اَفْعٰى نَاعِمٌ فِي النَّوَاظِرِ

اور ہوا و ہوس کی محبت، خدا کی قسم! ایک مہلک سانپ ہے جو سانپ کی کینچلی کی طرح بظاہر نرم دکھائی دیتی ہے

فَلَا تَخْتَرُوا الطَّغْوٰى فَاِنَّ اِلٰهَنَا
غَيُوْرٌ عَلٰى حُرُمَاتِهٖ غَيْرُ قَاصِرِ

تم سرکشی اختیار نہ کرو کیونکہ ہمارا معبود اپنی حرمتوں کی حفاظت پر غیرت مند ہے اور کوتاہی کرنے والا نہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنْ ذَنْبًا صَغِيْرًا كَهَيِّنٍ
فَاِنَّ وَدَادَ اللَّمَمِ اِحْدَى الْكَبَائِرِ

اور تو چھوٹے سے گناہ کو بھی معمولی مت سمجھ کیونکہ چھوٹے گناہ کی محبت بھی بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے

وَاٰخِرُ نُصْحِيْ تَوْبَةٌ ثُمَّ تَوْبَةٌ
وَمَوْتُ الْفَتٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ مَّنَاكِرِ

اور میری آخری نصیحت یہ ہے کہ توبہ کر، پھر توبہ کر اور گناہوں میں مبتلا ہونے کی نسبت جوان کا مر جانا بہتر ہے۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 214)

فارسی منظوم کلام

آہ صد آہ رفت عمر بباد

رائے واعظ اگرچہ رائے من است
لیک عشقِ تو بند پائے من است

اگرچہ میری رائے بھی واعظ کی رائے ہے لیکن تیرے عشق کی بیڑی میرے پَیروں میں پڑی ہوئی ہے

آہ صد آہ رفت عمر بباد
نفسِ بدکیش ماشد منقاد

افسوس صد افسوس کہ عمر برباد ہو گئی۔ مگر ہمارا بدسرشت نفس مطیع نہ ہوا

ہیچ دشمن بدشمنے نہ کند
آنچہ کردیم ما بخود بیداد

دشمن بھی دشمن کے ساتھ وہ نہیں کرتا جو ظلم ہم نے آپ اپنے اُوپر کیا

دل نہادنِ بفکرتِ دُنیا
باز دارد زِ کار ہائے معاد

دُنیا کی فکر میں دل کو مصروف رکھنا، آخرت کے کاموں سے (انسان کو) باز رکھتا ہے۔

شخص دنیا پرست در دُنیا
چند روزے بسر کند دِل شاد

دُنیا پرست شخص دنیا میں چند روز ہی خوشی کے بسر کرتا ہے

فضلِ حق باید دریاضت سخت
تا بر آید زِ کذب و شر و فساد

خدا کے فضل اور سخت مجاہدے ہی سے انسان جھوٹ، شرارت اور فساد سے نجات پا سکتا ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 374-375)

اردو منظوم کلام

عنایات باری تعالیٰ

اُن کے لئے تو بس ہے خُدا کا یہی نشاں
یعنی وہ فضل اس کے جو مجھ پر ہیں ہر زماں
دیکھو! خُدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا!
گم نام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کُچھ مری مراد تھی سب کُچھ دِکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دُنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مُجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
کُچھ ایسا فضل حضرتِ ربُّ الوریٰ ہوا
سب دُشمنوں کے دیکھ کے اوساں ہوئے خطا
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
مَیں تھا غریب و بیکس و گُم نام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر
لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجُود کی بھی کِسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجُوعِ جہاں ہُوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہُوا

(درثمین اردو صفحہ 115 و117 مطبوعہ رقیم پریس لنڈن)

کلام الامام

دُنیا حدِّ اعتدال سے باہر ہو چکی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دیکھو عمر کا بھروسہ نہیں۔ زمانہ بڑا ہی نازک آ گیا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہوں گے کہ ہر سال کئی دوست اور کئی دشمن، کئی عزیز اور کئی پیارے بھائی اور بہن اس دُنیا سے کُوچ کر جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عزیز سے عزیز اور قریبی سے قریبی رشتہ دار انسان کی مشکلات میں سہارا دینے والا نہیں ہو سکتا مگر بایں ہمہ انسان جس قدر محنت اور کوشش اور مجاہدہ ان کے واسطے اور اپنے دنیوی امور کے واسطے کرتا ہے۔ وہ بمقابلہ خدا کے بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور فرماں برداری اور اس کی راہ میں کوشش اور سوز و گداز بہت کچھ نابود ہے۔ اعتدال نہیں کیا گیا۔ دُنیا حدِّ اعتدال سے باہر ہو چکی ہے۔ دنیوی کاروبار میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ترقی ہو رہی ہے۔ مگر بھلا کسی نے ایسی کوشش بھی کی ہے کہ ایک دن اس کی موت کا مقرر ہے اس سے بھی یہ خود اپنے آپ کو یا کوئی دوسرا شخص اس کو باز رکھ سکے یا بچا سکے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی موت کا یاد دلانے والا ہوگا تو اس کی بھی پروا نہ کریں گے اور ہنسی ٹھٹھے میں ٹال دیں گے اکثر انسان بہت ہی غلطی پر ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 642 تا 643)

☆ ☆ ☆

مہینوں کا سردار

رمضان المبارک

(گزشتہ سے پیوستہ) (مکرم محمد مقصود احمد صاحب منیب)

فرشتوں کی دعا: ایک اور جزا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کے لئے بیان فرمائی ہے اس کے بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھی دروازہ بند نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ رمضان کی آخری رات آجاتی ہے اور کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اس کے کھاتے میں ہر سجدہ کے بدلے سو نیکیاں نہ لکھی جاتی ہوں اور مومن کے لئے جنت میں سُرخ یاقوت کا دلکش گھر بنایا جاتا ہے جس کے ستر ہزار دروازے ہوتے ہیں اور اس گھر کے اندر ایک اور سونے کا محل ہوتا ہے جسے سرخ رنگ کے یاقوت سے سجایا جاتا ہے پس جب بھی کوئی مومن رمضان المبارک کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے اس کے پہلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اسی طرح ماہ رمضان میں روزانہ ایسا ہی ہوتا ہے اور روزانہ ستر ہزار فرشتہ روزہ دار مومن کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے کرنا شروع کرتے ہیں اور رات تک کرتے چلے جاتے ہیں۔" (کنز العمال کتاب الصوم)

یہ ایسی جزا ہے جو صرف روزہ دار کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے ہم سب کو اپنے روزہ کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

روزہ چھوڑنے پر گناہ: جہاں روزہ دار کے لئے اس قدر پیاری جزا رکھی گئی ہے وہاں روزہ چھوڑ دینے والے کے لئے سزا بھی بیان کردی گئی ہے۔ روزہ چھوڑنے والوں سے مراد ایسے لوگ ہیں جو جان بوجھ کر روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مریض اور مسافر اس زمرے میں نہیں آتے کیونکہ اُن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (سورۃ البقرہ آیت 185)

یعنی: جو تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اور دنوں میں یہ تعداد پوری کرنا ہوگی۔

اور ایسے لوگ جو دائمی مریض ہوں اور کبھی بھی روزہ نہ رکھ سکیں تو ان کے لئے فرمایا کہ

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (سورۃ البقرہ آیت 185)

اور ان لوگوں پر جو روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا فدیہ کے طور پر واجب ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے والے کو تنبیہ فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر جان بوجھ کر ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو یہ اس قدر بڑا گناہ ہے کہ اگر اس کی بجائے ساری عمر بھی بدلہ کے طور پر روزے رکھے تو بھی اس جان بوجھ کر چھوڑے ہوئے روزہ کی تلافی ممکن نہیں ہے۔''

(سنن ابوداؤد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور اپنے خیال میں یہ گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت میں نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 4 صفحہ 258 تا 260)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''جوں جوں رمضان آگے بڑھتا ہے، بھیگنا شروع ہوتا ہے جب اختتام اور عید کے قریب پہنچنے لگتا ہے تو آنسوؤں سے بھیگتا ہے۔ جتنا زیادہ آپ رمضان میں آگے بڑھتے ہیں اُتنا زیادہ یہ قریب ہوتا چلا جاتا ہے...... بھیگتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا تعلق انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ بعض دفعہ وہ سمجھتا ہے کہ یہی میری زندگی کا آخری دن ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے خاص رحمت و پیار کے جلوے نصیب ہوتے ہیں اور یہ جو رحمت کا چھینٹا ہے یہ عام ہے۔ کسی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت کے ایسے چھینٹے نہیں پھینکے جاتے جو دنیا کے ہر کونے اور ہر ملک میں برس رہے ہوں اور جس کسی پر بھی پڑیں اُسے خوش نصیب بنا دیں اس

لئے رمضان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ رمضان المبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دن کی بھوک انہوں نے برداشت نہیں کی۔ چند دن کی پابندیاں انہوں نے برداشت نہیں کیں اور بہت ہی بڑی نعمتوں سے محروم رہ گئے اور پہلے سے اور بھی زیادہ دنیا کی زنجیروں میں جکڑے گئے کیونکہ جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کر سکتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور وہ درحقیقت اپنے آپ کو مادہ پرستی کے بندھنوں میں خود جکڑنے کا موجب بن جایا کرتا ہے۔ یہ لوگ دن بدن ادنیٰ زندگی کے غلام ہوتے چلے جاتے ہیں اس کے بعد اگر چاہیں بھی تو پھر ان بندھنوں کو توڑ کر ان سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ بہت ضروری فیصلہ ہے کہ رمضان کی چند دن کی پابندیاں بشاشت اور ذوق شوق سے قبول کی جائیں۔...... ''تم یہ پابندیاں اختیار کر کے دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے فائدے لامتناہی ہیں۔ چند دن کی سختیاں بہت وسیع فائدے ایسے چھوڑ جائیں گی کہ سارا سال تم ان چند دنوں کی کمائیاں کھاؤ گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 1988ء)

پس ہمیں چاہیے کہ ہم کوشش کریں اور نیک نیت ہو کر روزہ رکھیں تاکہ وہ حضرت احدیت کے دربار میں شرف قبولیت پائے۔

مقبول روزہ کے لوازمات: اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا روزہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو تو ہمیں وہی طریق اختیار کرنا چاہیے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اختیار فرمایا کرتے تھے یعنی عبادت میں پہلے سے بڑھ جاتے تھے۔ تہجد پڑھتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ راتوں کو زندہ کرتے تھے۔ صدقہ وخیرات میں تیز ہوا کی مانند ہو جاتے تھے یعنی بہت زیادہ صدقہ وخیرات کرتے تھے۔ کوئی سائل خالی ہاتھ نہ جاتا تھا بلکہ یہ بھی تلقین فرماتے تھے کہ اگر تمہیں کوئی گالی دے تو تم اس کو فقط یہی کہدو کہ اِنِّیْ صَائِمٌ کہ مَیں تو روزے سے ہوں۔

(۱) نماز تراویح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد پڑھا کرتے تھے جو گیارہ رکعات پر مشتمل ہوتی۔ یعنی آٹھ رکعت نفل دو، دو کر کے اور پھر آخر پر تین وتر 2 اور ایک رکعت کی صورت میں۔ آپؐ نے نماز تہجد اوّل رات میں بھی پڑھی لیکن تراویح کی موجودہ صورت باجماعت کے حوالے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ مبارک میں شروع ہوئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے رات کے اوّل حصہ میں اسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔''

(البدر۔ 6 فروری 1908ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''رمضان میں صرف روزوں کی تلقین نہیں کرنی چاہئے بلکہ روزوں کے لوازمات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مَیں نے ایک دفعہ سرسری طور پر جائزہ لیا نوجوانوں سے پوچھنا شروع کیا روزہ رکھا یا نہیں رکھا؟ کیسا رہا؟ کس طرح رکھا؟ تو اکثریہ دیکھا گیا یعنی اکثر یہ جواب ملا کہ ہم نے سحری کھا کر روزہ رکھا اور نفلوں کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ حالانکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اور میں نے اس میں تہجد کی سُنّت تمہارے لئے قائم کردی ہے۔ پس تہجد ویسے بھی بہت اچھی چیز ہے۔ قرآن کریم نے اس کو بہت ہی تعریف کے رنگ میں پیش فرمایا ہے اور اس کی بہت سی برکتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہ مقام محمود تک لے جانے والی چیز ہے لیکن رمضان المبارک سے تہجد کا بہت گہرا تعلق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی لمبی تہجد پڑھتے کبھی نہیں دیکھا بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ساری رات کھڑے ہو کر گزار دیتے تھے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 / اپریل 1988ء)

بچوں کو تہجد کی خصوصی تلقین کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''رمضان کے ساتھ تہجد کا بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ وہ روزے جو تہجد سے خالی ہیں وہ بالکل ادھورے اور بے معنی روزے ہیں اس لئے بچوں کو خصوصیت کے ساتھ تہجد کی تلقین کرنی چاہئے۔ قادیان یا ربوہ کے جس ماحول کا میں نے ذکر کیا ہے اس میں عموماً یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا خصوصاً قادیان میں کہ کوئی بچہ اُٹھ کر آنکھیں ملتا ہوا کھانے کی میز پر آجائے۔ اس کے لئے لازمی تھا کہ وہ ضرور پہلے نفل پڑھے۔ لازمی ان معنوں میں کہ سبھی کرتے تھے۔ اس نے یہی دیکھا تھا اور وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ بعض دفعہ بچے کی Late آنکھ کھلتی ہے یعنی زیادہ دیر ہو جاتی ہے تو کھانا بھی جلدی نہیں کھاتا ہے لیکن قادیان کے بچے تہجد بھی جلدی میں پڑھتے تھے یہ نہیں کرتے تھے کہ اب تہجد پڑھنے کا وقت نہیں رہا صرف کھانا کھائیں بلکہ اگر کھانے کے لئے تھوڑا وقت ہے تو تہجد کے لئے بھی تھوڑا وقت تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ دو نفل جس کو عام طور پر ٹکریں مارنا کہتے ہیں اس طرح نفل پڑھے اور اسی طرح کا کھانا کھایا یعنی دو لقمے جلدی جلدی کھائے لیکن انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ روحانی غذا کی طرف بھی توجہ دیں اور جسمانی غذا کی طرف بھی توجہ دیں اور یہ انصاف ان کے اندر پایا جاتا تھا جو ان کو بچپن سے ماؤں نے دودھ میں پلایا ہوا تھا''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 / اپریل 1988ء)

(۴) صدقہ وخیرات: رمضان کے لوازمات میں سے صدقہ وخیرات بہت اہمیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے کہ آپؐ رمضان میں تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ وخیرات دیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

''سب سے افضل اور بہترین صدقہ وہ ہے جو رمضان میں خیرات کیا جائے۔'' (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں میں بھی صدقہ وخیرات میں کمی نہ کرتے تھے لیکن رمضان المبارک میں تو آپؐ

کی سخاوت کا عالم ہی کچھ اور ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آ جاتا تو آنحضرت قیدیوں کو بھی آزاد کر دیتے اور ہر ایک سوالی کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور در حقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اس وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں۔......... دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 376-375)

(۳) سحری کھانا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے رمضان المبارک کو ہی برکت کا موجب بتایا ہے حتّٰی کہ اس مہینہ میں کھانا کھانا بھی ثواب کا موجب ہے اور کھانا محض اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دینا بھی کارِ ثواب ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے کہ

''عن انس رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رسول صلی اللہ علیہ وسلم : تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً'' (صحیح بخاری. کتاب الصوم باب برکۃ السّحور)

یعنی حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

بعض اوقات انسان بیمار ہوتا ہے یا ایسے بچے جن پر روزہ ابھی فرض نہیں ہوتا تو بڑوں کو چاہئے کہ ان کو ایک تو تہجد کے نوافل کی تحریک کریں اور دوسرا سحری کھانے میں شامل کریں۔ اس سے ایک تو انہیں رمضان میں صبح جلدی اٹھنے کی عادت پڑے گی اور دوسرے آئندہ زندگی میں روزہ رکھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔

اعتکاف: بخاری اور مسلم دونوں کتب صحیحہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں بھی اعتکاف کیا، دوسرے میں بھی اور تیسرے میں بھی لیکن بعد میں خود فرمایا کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرو اور لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔ یہ حدیث اعتکاف کے بارہ میں ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ آپ کی سنّتِ متواترہ یہی تھی کہ آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

''عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ العَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعالیٰ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ.

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاَوَاخِرِ)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور وصال تک آپؐ

کا یہی طریق رہا۔ بعد ازاں آپ کی ازواجِ مطہرات نے اس سُنّت کو جاری رکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف ایسا پیارا ہوتا تھا کہ دورانِ اعتکاف آپ اپنے رب سے راز و نیاز میں لگے رہتے تھے۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور سنن ابو داؤد کے مطابق حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ کے مطابق حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے اور اعتکاف کی حالت میں چلتے چلتے بیمار کی عیادت کرتے تھے ٹھہرتے نہ تھے۔ پھر فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا کسی بیمار کی عیادت نہ کرے اور نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہو اور بیوی سے صحبت نہ کرے اور اعتکاف والی جگہ سے کسی کام کے لئے نہ نکلے سوائے اشد مجبوری کے اور روزہ کے بغیر اعتکاف مکمل نہیں ہوتا اور اعتکاف کے لئے مناسب ترین جگہ جامع مسجد ہے۔

بخاری اور مُسلم دونوں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اعتکاف کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے قضائے حاجت وغیرہ کے گھر میں نہ آتے تھے اور مسجد سے ہی اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے تھے اور مَیں آپؐ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ باب الاعتکاف) پس ہمیں بھی اس کے مطابق اعتکاف کرنا چاہئے۔

لیلۃ القدر: لیلۃ القدر کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (سورۃ القدر)

کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔

اور لیلۃ القدر کے بارے میں اگر ہم بخاری، سنن ابی داؤد اور بیہقی کی روایات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ لیلۃ القدر پہلی رمضان، سترھویں رمضان، انیسویں، اکیسویں، تیئسویں، چوبیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رمضان میں سے کسی رات کو ہو سکتی ہے۔ گویا زیادہ تر آخری عشرے کی تمام راتوں میں لیلۃ القدر کا بیان ملتا ہے۔

یعنی سبق یہ ہے کہ آخری عشرہ میں بالخصوص اور تمام رمضان میں بالعموم غیر معمولی عبادت کر کے انسان اپنی روح پر اور دل پر چھائی ہوئی تاریکی کو دور کرے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رِجَالاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْتَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دن میں دکھائی گئی اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو

شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

لیلۃ القدر دیکھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا سکھائی ہے وہ بھی ہمیں یاد کرنی چاہئے اور یہ دعا ایسی جامع ہے کہ ہمیں دورانِ رمضان ویسے بھی اس کا ورد کرتے رہنا چاہئے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالتْ ! یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیَّ لَیْلَۃٍ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فیھا؟ قال : قُوْلِی . اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(جامع ترمذی کتاب الدعوات۔و مسند احمد بن حنبل و سنن ابنِ ماجہ)

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ! مجھے بتائیے کہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر کی رات ہے تو میں کون سی دعا پڑھوں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا تو یہ دعا پڑھ۔ اللّٰھم انک عفو تُحِبُّ العفوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔کہ اے ہمارے رب تو مجسم عفو ہے اور عفو کرنے والے کو پسند کرتا ہے پس تو مجھ سے بھی عفو کا سلوک کر) دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ لیلۃ القدر نصیب کرے جو ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔

رمضان المبارک کا پیغام: ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”رمضان یا دوسری عبادتوں کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہمارا فرض ختم ہو گیا۔ اگر ہم نے رمضان میں کچھ کمایا نہیں تو ہمارے لئے کون سی بات ہے اور اگر کمایا ہے تو پھر اس خزانہ کی حفاظت ضروری ہے جو حاصل کیا ہے تا چور نہ لے جائیں۔ یاد رکھو چور ہمیشہ وہیں پڑتا ہے جہاں کچھ ہو۔ جب تم نے کوئی نیکی کی ہے اور خزانہ جمع کیا ہے تو کیا سمجھتے ہو شیطان اب تم پر حملہ آور نہیں ہوگا بس اگر تم نے رمضان میں کچھ کمایا نہیں تو تمہارا فخر فضول ہے اور اگر کمایا ہے تو یاد رکھو کہ اب ڈاکہ ضرور پڑے گا۔ اب تمہارے گھر میں خزانہ ہے جسے شیطان ضرور چرانے کی کوشش کرے گا۔ اب وقت ہے کہ زیادہ سے زیادہ فکر کے ساتھ ہم اپنے ان خزائن کی حفاظت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ خدایا ہم پہلے بالکل فقیر تھے۔ چور اور ڈاکوؤں کی نظر ہم پر نہ پڑتی تھی مگر اب تو نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خزانہ بخش دیا ہے کیونکہ تو نے ہمیں روزوں کی توفیق دی۔............ یہ خزانہ بھی (جو ہم نے رمضان میں کمایا ہے) نظر نہیں آتا اور اس کو چرانے والا بھی نظر نہیں آسکتا......اس لئے ہمارے خدا تو ہی خزانہ کی حفاظت فرما تو نے ہمیں یہ بخشا ہے اور تو ہی اس کی حفاظت فرما تا کہ ہم پھر خالی ہاتھ تیرے پاس نہ آئیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ جولائی 1984ء)

یہی وہ درس اور پیغام ہے جو رمضان ہمیں دیتا ہے کہ ہم ایک خزانہ رحمتوں اور برکتوں کا جمع کریں اور پھر اس کی حفاظت میں لگ جائیں۔ آیئے اس سلسلہ میں یاددہانی کے طور پر کچھ دُہرائی کرلیں۔

روزہ کیا ہے؟ اس کے لئے کیا کیا باتیں ضروری ہیں۔ کیسے رکھا اور کھولا جاتا ہے۔ کب اور کس کو رخصت ہے۔ جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(ا) روزہ رکھنے کے لئے نیت ضروری امر ہے۔(ترمذی)

(۲) روزہ کے لئے سحری کھانا ضروری امر ہے گو اگر کسی وجہ سے سحری نہ کھائی جا سکے تو بھی روزہ ہو جاتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا کہ سحری کے بغیر روزہ رکھا جائے اور اس بارہ میں بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھانے میں برکت رکھی گئی ہے۔

(۳) بیمار اور مسافر کو روزہ سے رخصت ہے لیکن وہ رمضان المبارک کے بعد اپنے چھوڑے ہوئے روزے پورے کرے گا۔

(۴) بیمار اور مسافر کے علاوہ حاملہ خواتین اور دودھ پینے والے بچوں کی ماؤں کے لئے اور ایام مخصوصہ والی عورتوں کو بھی روزہ سے رخصت ہے لیکن بعد میں یہ گنتی پوری کرنا ضروری ہے۔

(۵) جو شخص دائم المرض ہے یعنی رمضان المبارک کے بعد بھی سارا سال روزے پورے کرنے کی توفیق نہ پا سکے تو اسے فدیہ دینا چاہئے۔ فدیہ کم از کم اتنی رقم پر مشتمل ہونا ضروری ہے کہ ایک آدمی صبح اور شام دو وقت کا کھانا آسانی سے کھا سکے۔

(۶) جان بوجھ کر روزہ توڑنا سخت گناہ ہے اور ایسے شخص پر ساٹھ روزے مسلسل رکھنا واجب ہو جاتے ہیں اور اگر وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ پاتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم ہے لیکن شدتِ پیاس یا کسی عذر کی بناء پر مجبور ہو کر روزہ کھول لینے کا کفارہ نہیں ہے۔ صرف یہی کافی ہے کہ بعد میں وہ روزہ رکھ کر تعداد پوری کرے۔

(۷) علاوہ ازیں مسواک کرنے، خوشبو لگانے اور سونگھنے، خون دینے، بھول کر کچھ کھا پی لینے، سر میں تیل ڈالنے وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ٹیکہ لگوانے، سرمہ ڈالنے وغیرہ سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے لہٰذا ٹیکہ بھی نہیں لگوانا چاہئے اور سرمہ بھی نہیں ڈالنا چاہئے۔

بعض لوگ چھوٹے چھوٹے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔'' (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 203)

ہمیں رمضان المبارک کس طرح گزارنا چاہئے اور کیسی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔'' (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 288)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں مقبول روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح معنوں میں اپنے رمضان کی حفاظت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی نیکیوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆ ☆ ☆

تین باوفا جانثارانِ احمدیت کا ذکرِ خیر

1۔ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

جماعت احمدیہ کے معروف اور ممتاز فزیشن مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص کو 8 ستمبر 2008ء کو دوپہر اڑھائی بجے کے قریب ان کے ہسپتال ''فضل عمر کلینک'' واقع ڈھولن آباد میر پور خاص سندھ میں مریضوں کے معائنہ کے لئے راؤنڈ پر جاتے ہوئے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ آپ کی عمر 46 سال تھی۔ مقتول ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نہ صرف جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر اور ممتاز فزیشن تھے، بلکہ سندھ بھر میں غریب عوام کے لئے بے لوث کام کرنے والے اور سماجی لحاظ سے مخلوق خدا کے ممتاز خادم تھے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ مریضوں کے معائنہ کے لئے راؤنڈ پر جا رہے تھے اور ہسپتال کی اندرونی سیڑھیوں میں تھے۔ حملہ آور دو تھے جو ہسپتال کے عقبی دروازہ سے داخل ہوئے اور حملہ کے بعد وہیں سے فرار ہو گئے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو 9 گولیاں لگیں۔

ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ان کے گارڈ مکرم عارف صاحب (جو احمدی ہیں) کو بھی 7 گولیاں لگی ہیں ان کی حالت تشویشناک ہے اور وہ کراچی میں زیر علاج ہیں۔ اس کے علاوہ دو مریض بھی زخمی ہوئے ہیں۔ حملہ آوروں میں سے ایک باریش اور دوسرا نقاب پوش تھا۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا یہ بہیمانہ قتل، مذہب کے نام پر قتل و غارت گری کرنے والے متعصب مخالفین احمدیت کے انتہائی بغض و عناد کا آئینہ دار ہے۔ جس کا اظہار پورے ملک میں اکثر و بیشتر ہوتا رہتا ہے۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے قتل سے ایک روز قبل ایک معروف ٹی وی ''جیو'' کے پروگرام ''عالم آن لائن'' میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی بغض و نفرت کا اظہار کرنے کے علاوہ کھلے عام احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے دیئے گئے اور عوام کے جذبات کو معصوم احمدیوں کے خلاف انگیخت کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کیا گیا۔

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو مختلف شعبہ جات میں جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ 1995ء تا وفات 13 سال تک آپ نے بطور امیر ضلع میر پور خاص فرائض انجام دیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 12 مارچ 1996ء کو آپ کے پہلی مرتبہ امیر ضلع منتخب ہونے پر منظوری عطا فرمائی تھی۔ آپ کے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب 1959ء تا 1989ء 30 سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب 1995ء میں

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ میر پور خاص بھی رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں دو سال قائد علاقہ حیدر آباد رہے۔ اس کے علاوہ آپ 97-1996ء میں نگران صوبہ سندھ مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ آپ کی خدمت خلق کے شعبہ میں غیر معمولی خدمات ہیں۔ آپ تھر پارکر کے علاقے نگر پارکر میں ہر ماہ ذاتی طور پر میڈیکل کیمپ لگاتے اور خود تشریف لے جا کر مریضوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کی طبی امداد کرتے۔ میر پور خاص کے علاوہ آپ کی پورے صوبہ سندھ میں شہرت اور نیک نامی تھی۔ احمدی افراد کے علاوہ دوسرے احباب میں بھی یکساں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ آپ کی بزرگ والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں۔

مورخہ 9 ستمبر 2008ء کو صبح گیارہ بجے شہید بھائی کی میت ربوہ پہنچی تو دارالضیافت میں بزرگانِ سلسلہ اور کثیر تعداد میں آنے والے احباب جماعت نے استقبال کیا۔ اس سے قبل جب نعش کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد پہنچی تو ائیر پورٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم شیخ مظفر احمد صاحب صدر بورڈ وقف جدید و امیر جماعت ضلع فیصل آباد، مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ، مکرم چوہدری سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ اور مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ اور دیگر احباب جماعت بھی موجود تھے۔

مورخہ 10 ستمبر 2008ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں امانتاً تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دُعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہونے کے لئے پاکستان کے مختلف شہروں سے کثیر تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے۔

بیرون ملک امریکہ اور جرمنی سے آپ کے رشتہ داروں کے علاوہ جماعتی وفد بھی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوا۔

اس موقع پر قریباً دس خدام نے مختلف جگہوں پر ڈیوٹی انجام دی۔ وقار عمل کے ذریعہ بعض جگہوں پر راستے ہموار کئے۔ بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت تدفین اور دعا میں شامل ہونے کے لئے قبرستان میں جمع تھے۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم خدمت دین اور خدمت خلق کے میدانوں میں انتھک محنت کے عادی تھے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ اور بشاشت رہتی تھی۔ غریب اور نادار افراد کے لئے بے غرض، بے لوث اور تندہی سے کام کرتے۔ ان کی مالی، طبی اور ہر قسم کی امداد کرتے۔ ان کی راہ مولیٰ میں قربانی سے نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ خدمت خلق کے حوالے سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ خلا پُر فرمائے اور ان جیسے سینکڑوں ہزاروں

افراد جماعت کو عطا فرمائے۔

آپ ایک دلیر، جرأت مند، بے لوث، ہنس مکھ طبیعت کے مالک، ہمدرد، غمخوار، بغیر لالچ کے دوسروں کے کام آنے والے، ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کے ساتھ بے انتہا انس و محبت رکھنے والے اور خلیفۃ المسیح کے ہر اشارے پر عمل کرنے والے اور اطاعت کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔ مربیان سلسلہ و اقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی اپنا فرض اولین سمجھتے تھے، اپنے ضلع کی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور دور دراز کی جماعت کا خود دورہ کرتے اور احباب جماعت سے ذاتی تعلق اور رابطہ رکھتے۔ سندھ اور تھرپارکر کے علاقوں مٹھی، ننگر پارکر میں باقاعدگی سے میڈیکل کیمپس لگاتے اور غریبوں کا خود علاج کرتے جب بھی کسی نے آپ سے نسخہ پوچھا، فوراً موقع پر ہی نسخہ لکھ دیا۔ غیر از جماعت آپ کو سلام کرنے کے لئے راستوں میں کھڑے ہوتے اور کسی بزرگ کی طرح آپ کی عزت کرتے۔

آپ کو انجمن تحریک جدید اور مرکزی منصوبہ بندی کمیٹی صدر انجمن احمدیہ کے رکن ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب المہدی ہسپتال مٹھی کے میڈیکل بورڈ کے صدر بھی تھے۔ آپ کی خدمات المہدی ہسپتال مٹھی کی تعمیر میں بھی قابل ذکر ہیں۔ وقف جدید کے لئے آپ نے بہت سے کام کئے احمدیہ میڈیکل ایسوی ایشن میرپورخاص کے آپ صدر تھے۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ کا خاص شوق تھا اور مختلف وفود مرکز خود بھی لے کر آتے رہے اور اپنی نگرانی میں بھی بھجواتے رہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب اپنے والدین کی شادی کے گیارہ سال بعد مارچ 1962ء میں پیدا ہوئے۔ اور اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ آپ نے سندھ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کی تعلیم حاصل کی اور 1988ء میں ہاؤس جاب مکمل کر کے مزید تعلیم کے لئے امریکہ چلے گئے۔ وہاں سے آپ نے تھامس جیفرسن (Thomas Jefferson) یونیورسٹی فلاڈیلفیا سے 1990ء تک الٹرا ساؤنڈ ٹریننگ حاصل کی۔ 1991ء تا 1995ء انٹرنل میڈیسن میں پوسٹ گریجوایشن کی تعلیم مکمل کی اور 1998ء میں امریکن بورڈ آف انٹرنل میڈیسن کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔

تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے وہاں ہی ملازمت کا پروگرام بنایا۔ آپ کے والد گرامی کو جب پتہ چلا تو انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو امریکہ لکھا کہ میں نے اپنے اس علاقہ کی خدمت کے لئے آپ کو میڈیکل میں اعلیٰ تعلیم دلوائی ہے اور حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر ہم یہاں بیٹھے ہیں، ہم نے یہاں ہی خدمت کرنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ جاری رہے، اپنے والد صاحب کی اس نصیحت اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے آپ امریکہ سے فوراً میرپورخاص تشریف لے آئے اور خدمات کا سلسلہ شروع کیا اور اپنے والد کا خواب پورا کر دکھایا۔

اپریل 1998ء میں اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد ہسپتال کو سنبھالا۔ انہوں نے اس ہسپتال کو ایک چھوٹے

سے کلینک سے ترقی دے کر مکمل ہسپتال بنایا، جس میں اب ہر قسم کی طبی سہولتیں اور آپریشنز کا انتظام موجود ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے میں اللہ تعالیٰ کا فضل، ان کے والدین کی متضرعانہ دعائیں اور ان کی شبانہ روز کی محنت کا دخل ہے۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ آپ کے نانا تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ تہجد گزار، دعائیں کرنے والی اور قلب سلیم رکھنے والی شفیق اور مہربان خاتون ہیں۔ آپ نے تقریباً 37 سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ میرپور خاص کے فرائض انجام دیئے اور لجنہ کی ممبرات کا تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے بہت خیال رکھا۔ اب اگرچہ آپ اپنی صحت کی کمزوری اور بزرگی کی وجہ سے کام نہیں کرسکتیں لیکن اپنی نیم شبی دعاؤں اور نیک مشوروں سے ان کی مدد کرتی ہیں۔ دینی علوم سیکھنے اور لجنہ کے مختلف کاموں میں مستورات آپ سے مستفید ہوتی رہتی ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شادی اپنی ماموں زاد محترمہ لمۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم کریم احمد نعیم صاحب سے 1988ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بچے عزیزہ امۃ الحی صدیقی اور عزیزم اسامہ صدیقی عطا فرمائے۔ محترمہ لمۃ الشافی صاحبہ لجنہ اماء اللہ میرپور خاص کی صدر ہیں ان کے والد مکرم کریم احمد نعیم صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بچپن کے دوست تھے۔ (خلاصہ از روزنامہ الفضل)

محترم ڈاکٹر صاحب کے ظالمانہ قتل کے خلاف لاہور، کراچی اور سندھ کے مختلف علاقوں میں شدید احتجاج کیا گیا۔ میرپور خاص میں دوروزہ سوگ اور ہڑتال کا اعلان ہوا۔ اردو، انگریزی اور سندھی اخبارات میں سرکاری، سیاسی، غیر سیاسی اور سماجی شخصیات نے اس اندوہناک سانحہ کی شدید مذمت کی اور سفاک قاتلوں کی گرفتاری اور جلد ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ احتجاج اور مذمت کرنے والوں میں ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین صاحب، ڈاکٹر صغریٰ جونیجو ناظمہ ضلع میرپور خاص، مظہر نواز صاحب ڈی پی او میرپور خاص، ڈاکٹر مشتاق خان صاحب اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن، ظفر احمد کمال صاحب نائب ناظم ضلع، سلیم رزاق صاحب زونل انچارج متحدہ قومی موومنٹ، غلام دستگیر صاحب ناظم میرپور خاص وغیرہ شامل ہیں۔

ان کے علاوہ ہیومن رائٹس کمیٹی پاکستان اور انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹ نے بھی اس واقعہ کی مذمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء میں محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے اخلاص و ایثار اور سلسلہ کے لئے فدائیت کے ذکر میں فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب خلافت احمدیت کے شیدائی اور اطاعت و وفا کا قابل تحسین نمونہ تھے۔ نیز تفصیل سے آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کی اہلیہ اور بزرگ والدہ صاحبہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے ساتھ بچوں کی خوشیاں دکھائے۔

2۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ (سندھ)

افسوس صد افسوس! مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب ضلعی امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ کو 9 ستمبر 2008ء بروز منگل کی شام افطاری سے ایک گھنٹہ قبل تقریباً ساڑھے چھ بجے اپنی دکان سے گھر جاتے ہوئے راستہ میں لیاقت مارکیٹ کے قریب احمدیہ بیت الذکر کے عین سامنے کھلے بازار میں اندھادھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔ سیٹھ محمد یوسف صاحب کو سر، گردن اور سینے میں تین گولیاں لگنے کے بعد طبی امداد کے لئے فوری طور پر مقامی ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپریشن سے چند لمحے قبل ہی موصوف زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔ آپ کی عمر 69 سال تھی۔

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب ولد محترم سیٹھ محمد دین صاحب 1939ء میں کوٹڑی ضلع حیدر آباد میں پیدا ہوئے اور 1956ء میں نواب شاہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ شروع سے ہی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہے، 1962ء میں نواب شاہ کے صدر بنے، 2 سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ اور 14 سال تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر خدمات سرانجام دیں۔ 27/جنوری 1992ء کو نائب امیر ضلع نواب شاہ اور 4 دسمبر 1993ء کو پہلی مرتبہ امیر ضلع نواب شاہ کے عہدہ پر فائز ہوئے اور تاوفات یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب انتہائی کم گو، سادہ طبیعت، معاملہ فہم، صاحب فراست، دراز قد اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمہ وقت تیار رہتے اور ہر معاملے کو باریک بینی سے حل کرتے۔ ضلع نواب شاہ کی ہر جماعت کا دورہ کرنا اور وہاں کے مسائل کو حل کرنا آپ کا معمول تھا۔ آپ کریانہ مرچنٹ تھے، خاص طور پر چاول کا وسیع کاروبار تھا۔ غیر از جماعت آپ کی ایمانداری کے معترف تھے، آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بہت عزت کرتے تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 19 سال کی عمر میں 1958ء میں وصیت کی تھی۔

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب کی نماز جنازہ مورخہ 10 ستمبر 2008ء کو بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے احمدیہ قبرستان نوابشاہ میں پڑھائی اور تدفین بھی وہیں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم راجہ صاحب نے ہی کرائی۔ اس موقع پر کراچی اور اندرون سندھ سے آٹھ صد سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی۔ 45 غیر از جماعت افراد بھی تدفین کے موقع پر احمدیہ قبرستان تشریف لائے، جس میں ایم کیو ایم کا ایک زونل وفد بھی شامل تھا، اس وفد میں زونل انچارج، دو کونسلر اور دو ناظم شامل تھے۔

محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ آغاز جوانی سے ہی آپ کو خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔

آپ ہی کے دور صدارت میں محمود ہال نواب شاہ کی تعمیر ہوئی۔۔جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے عطا فرمایا۔آپ کی امارت کا ایک اہم کارنامہ ایوان طاہر جیسے عظیم الشان ہال کی تعمیر ہے جو آپ نے مسلسل محنت اور ذاتی نگرانی میں بنوایا۔آپ اپنی تمام عمر جماعتی خدمات میں کوشاں رہے اور دل کے مریض ہونے کے باوجود انتہائی محنت کے عادی تھے۔

آپ عمدہ اخلاق اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے،آپ کی مہمان نوازی پورے ضلع میں مشہور تھی۔ہر مہمان کو خود ملتے اور ان کی خبر گیری کرتے۔جب کبھی کوئی مہمان ان کی دکان پر آتا تو اپنے سب کام چھوڑ کر اس کی مہمان نوازی اور مسائل حل کرنے کی طرف متوجہ ہو جاتے۔نواب شاہ کے غیر از جماعت ان کی بات ادب سے سنتے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔آپ بہت ملنسار،خدمت خلق کرنے والے،غرباء کا خیال کرنے والے،اپنے پرائے کا درد رکھنے والے اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ہر شخص کو سلام کرنا عزت واحترام سے پیش آنا ان کا وطیرہ تھا۔آپ نے کبھی کسی کی دل شکنی نہیں کی۔واقفین زندگی کا خاص احترام اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھتے تھے اور بچوں سے بے انتہا شفقت سے پیش آنا ان کا معمول تھا۔ اپنی شہادت کے صرف ایک دن قبل محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کی راہ مولیٰ میں قربانی کی خبر سن کر بہت غمزدہ تھے، اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی سندھ میں بہت خدمات تھیں پورے سندھ کے لئے ان کا وجود بہت مفید تھا۔

جماعتی خدمات کے دوران محترم سیٹھ صاحب کا مرکز سلسلہ سے بہت پختہ رابطہ رہتا تھا،ہر معاملے میں متعلقہ شعبہ سے راہنمائی حاصل کرتے،رپورٹ کارگزاری بروقت اور تفصیلی ارسال کرتے،مرکز سے موصول ہونے والے خطوط کا بروقت جواب دیتے،اچھے مزاج اور سادہ طبیعت ہونے کی وجہ سے ہر فرد جماعت سے ایک تعلق قائم ہوا تھا۔ہر معاملے کو فراست اور حکمت سے حل کرتے اور ہر تکلیف کو اپنے اوپر لیتے تھے۔

مکرم سیٹھ صاحب کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں سب سے بڑے بیٹے مکرم عبدالسلام صاحب بعمر 44 سال 2005ء میں وفات پا گئے تھے۔مکرم محمد ادریس صاحب بعمر 42 سال نوابشاہ میں ہی کاروبار کرتے ہیں۔مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب بعمر 40 سال نواب شاہ میں کلینک کرتے ہیں۔سب سے چھوٹے بیٹے مکرم آصف داؤد صاحب بعمر 38 سال وکالت کرتے ہیں۔ان کی اکلوتی بیٹی مکرمہ ثمینہ احسان صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ قمر صاحب واہ کینٹ ضلع راولپنڈی میں ہوتی ہیں۔

مکرم سیٹھ صاحب کے بہیمانہ قتل پر پاکستان کے شرفاء نے سخت احتجاج کیا اور اس انسانیت سوز واقعہ کی شدید مذمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء میں آپ کی شہادت کا ذکر فرمایا اور آپ کے خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کے تعلق اور آپ کے حالات و خدمات کا تذکرہ فرمایا اور آپ کے بلند درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

3۔ مکرم شیخ سعید احمد صاحب ابن مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کراچی

مکرم شیخ سعید احمد صاحب **ولد** مکرم شیخ بشیر احمد صاحب منظور کالونی کراچی **یکم ستمبر** 2008ء کو رات گیارہ بجے اپنی دوکان لائف میڈیکل سٹور پر بیٹھے تھے کہ دو نقاب پوش مسلح نوجوان آئے۔ جن کی عمریں 30، 32 سال تھیں انہوں نے شیخ صاحب پر فائر کرنے شروع کیے 3 فائر آپ کو لگے۔ جس پر ان کو طبی امداد کے لئے جناح ہسپتال لے جایا گیا۔ یہاں 13 دن زیر علاج رہ کر مورخہ 13 ستمبر بروز ہفتہ صبح تین بجے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دوران انہوں نے نہایت صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے خدام نے دن رات بڑی جانفشانی سے ڈیوٹی سرانجام دی۔

مکرم شیخ سعید احمد صاحب 1966ء میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کی شادی گذشتہ سال 27 نومبر 2007ء کو ربوہ میں مکرمہ صائمہ صدف صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم بیوت الحمد ربوہ سے ہوئی تھی۔ اور شہادت کے رتبہ پر فائز ہونے سے پانچ دن قبل مورخہ 8 ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا فرمایا۔ جس کی اطلاع مرحوم کو دی گئی تو اُن کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھر آئیں مگر خاموش رہے۔

مرحوم اس سے قبل بھی دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں گرفتار ہو گئے تھے اور بعد میں ضمانت پر رہا ہوئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ محترم حافظ عبدالعلی صاحب نے پڑھائی اور تدفین سٹیل ٹاؤن قبرستان کراچی میں عمل میں آئی۔

یہ ان کے خاندان میں چوتھی جان کی قربانی تھی۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ...... کے بھانجے تھے۔ ان کے ایک بھائی اور والد بھی مخالفین کے ہاتھوں سے قربان ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں والدہ کے علاوہ بیوی اور ایک بیٹا تفرید احمد صاحب چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

خدا کرے

کلام: محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

خدا کرے کہ صحبتِ امام بھی ہمیں ملے
یہ نعمتِ خلافتِ مدام بھی ہمیں ملے

خدا کرے اطاعتِ امام ہم بھی کر سکیں
خدا کرے کہ معرفت کا جام بھی ہمیں ملے

خدا کرے کہ عشقِ مصطفیٰ ہمارے دل میں ہو
رضائے حق کی مسندِ کرام بھی ہمیں ملے

ہوں اس کی بزمِ ناز کی جو صحبتیں نصیب میں
تو اس کی راہ میں طاقتِ خرام بھی ہمیں ملے

خدا کرے سجود کا سرور بھی نصیب ہو
خدا کرے کہ لذتِ قیام بھی ہمیں ملے

خدا کی بارگاہ میں ہر ایک شب گزار ہو
حسین صبح، مسکراتی شام بھی ہمیں ملے

خدا کرے ہمارا بخت نارسا نہ ہو کبھی
خدا کرے سروش کا پیام بھی ہمیں ملے

عروجِ آدمی کی ساری رفعتیں نصیب ہوں
تو قدسیوں کی بزم کا سلام بھی ہمیں ملے

خدا کرے رفاقتِ خواص بھی نصیب ہو
خدا کرے محبتِ عوام بھی ہمیں ملے

خدا کرے کہ ہم جہاں کو کرب سے نجات دیں
فلاحِ خلق کا یہ اِذنِ عام بھی ہمیں ملے

ہمیں عطا ہو کاش بحرِ علم کی شناوری
عمل کی رہ میں شہرتِ دوام بھی ہمیں ملے

کشادگی دل و نگاہ و فکر کی نصیب ہو
خدا کرے بلاغتِ کلام بھی ہمیں ملے

علومِ دُنیوی کا ہو فروغ اپنی ذات سے
تو دین کی اشاعتوں کا کام بھی ہمیں ملے

وجاہتیں ہوں دہر کی ہمارے آگے سرنگوں
تو خادمانِ دین کا مقام بھی ہمیں ملے

ہمارے ہر عمل میں عکس ہو مسیحِ پاک کا
فدائیانِ مصطفیٰ کا نام بھی ہمیں ملے

خدا کرے جہاں کی ساری نعمتیں نصیب ہوں
خدا کرے کہ جنّتِ مدام بھی ہمیں ملے

خدا کرے ہمارے دل میں اب لگن ہی اور ہو
خدا کرے کہ اب ہمارا بانکپن ہی اور ہو

(از "ہے دراز دستِ دُعا مرا" صفحہ 69)

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ''

برائے مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان 09-2008ء

قواعد، ذیلی عناوین وامدادی کتب

قواعد:

☆ عنوان مقالہ ''**حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ**''

☆ مقالہ کے الفاظ 60ہزار سے کم اور ایک **لاکھ**بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60ہزار سے کم اور ایک **لاکھ**بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆ **مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کرے۔**

☆ جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سن اشاعت، جلد وصفحہ نمبر درج کیا جائے۔اور حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور سے تحریر کیا جائے۔

☆ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ **31اگست 2009**ء ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ **مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔**

☆ اس مقابلہ میں مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان کے اراکین شریک ہوں گے۔

☆ مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان کے اراکین **اپنے مقالہ جات براہ راست قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ)** کو بھجوائیں گے۔

☆ مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں نیز اگر چاہیں تو وہ مزید ذیلی عناوین بھی بنا سکتے ہیں۔**تاہم مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے عناوین کے تحت لکھنا ضروری ہوگا۔**

☆ مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆ **مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔**

☆ **انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:**

اوّل :	سیٹ روحانی خزائن	+	سند امتیاز	+	25ہزار روپے نقد
دوم :	سیٹ تفسیر کبیر	+	سند امتیاز	+	15ہزار روپے نقد
سوم:	سیٹ انوار العلوم	+	سند امتیاز	+	10ہزار روپے نقد

ان **تین انعامات** کے علاوہ **دس انعامات** حُسن کارکردگی کی بناء پر **اگلی دس پوزیشنز** حاصل کرنے والوں کو **انعامی کتب اور سند امتیاز** کی صورت میں دیئے جائیں گے۔اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو **سند شرکت** بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین:

1- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا خاندانی پس منظر

2- حضرت میر ناصر نواب صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلقات کا مختصر ذکر

3- خدائی الہامات کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری شادی کی تفصیل

4- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی قابلِ فخر اور قابلِ تقلید ازدواجی زندگی کا ذکر

5- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی مبشر اولاد اور ان کی بہترین تربیت

6- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا حضرت مسیح موعودؑ پر بے مثال ایمان

7- خدا تعالیٰ کا آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا شاہد بنانا

8- حضرت مسیح موعودؑ کی علالت اور وفات پر آپ کا بے مثال صبر کا نمونہ دکھانا

9- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ

10- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا خدا تعالیٰ سے نہایت درجہ عشق ومحبت کا ذکر

11- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا قرآن کریم سے محبت وعشق

12- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی آنحضرتؐ سے حد درجہ محبت کا احوال

13- قیام خلافت کے سلسلہ میں آپ کے ارشادات اور خلفاء احمدیت کی مالی تحریکات میں ذوق وشوق سے حصہ لینا

14- حضرت سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے مختلف سفر

15- آپ کی ربوہ ہجرت، آخری بیماری، وفات اور تدفین کا مختصر ذکر

16- آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر

17- آپ کی سیرت پر رفقاء حضرت مسیح موعودؑ، آپ کی اولاد اور دیگر بزرگوں کے تاثرات

امدادی کتب:

1- سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔ مولفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
2- سیرت طیبہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
3- سیرت المہدی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
4- سوانح حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان
5- حیات قدسی۔ مولفہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
6- سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ مولفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
7- تحریرات مبارک۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ پاکستان
8- ذکر حبیب۔ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب
9- تاریخ احمدیت۔ جلد اوّل و دوم (جدید ایڈیشن)
10- تاریخ لجنہ اماء اللہ۔ جلد اوّل و دوم
11- سیرت حضرت اماں جان۔ مولفہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)
12- مشعلِ راہ۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
13- حیات ناصر۔ مولفہ انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب
14- سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔ مُرتبہ احمد طاہر مرزا صاحب۔ شائع کردہ مجلس انصاراللہ پاکستان
15- سیرت و سوانح حضرت اماں جان۔ مولفہ پروفیسر سیّدہ نسیم سعید صاحبہ۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور
16- نصرت الحق۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ
17- ایک مبارک نسل کی ماں۔ از سید سجاد احمد صاحب

رسائل: ماہنامہ ''انصاراللہ''۔ ماہنامہ ''خالد''۔ ماہنامہ ''مصباح'' (خصوصاً حضرت اماں جان نمبر، مئی و جون 1952ء)

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان''۔ ماہنامہ ''درویش'' (قادیان، خاص نمبر 1952ء)

اخبارات:

الحکم۔ البدر۔ روزنامہ الفضل

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''وقفِ زندگی''

برائے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 09-2008ء

قواعد، ذیلی عناوین وامدادی کتب

قواعد:

☆ عنوان مقالہ ''**وقفِ زندگی**''

☆ مقالہ کے الفاظ 60ہزار سے کم اور ایک **لاکھ**بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60ہزار سے کم اور ایک **لاکھ**بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆ **مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کرے۔**

☆ جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سنِ اشاعت، جلد وصفحہ نمبر درج کیا جائے۔اور حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور سے تحریر کیا جائے۔

☆ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ **31اگست 2009ء** ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ **مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔**

☆ اس مقابلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین شریک ہوں گے۔

☆ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اراکین **اپنے مقالہ جات براہ راست قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ)** کو بھجوائیں گے۔

☆ مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں نیز اگر چاہیں تو وہ مزید ذیلی عناوین بھی بنا سکتے ہیں۔**تاہم مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے عناوین کے تحت لکھنا ضروری ہوگا۔**

☆ مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆ مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆ انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل :	سیٹ روحانی خزائن	+	سند امتیاز +	25ہزار روپے نقد
دوم :	سیٹ تفسیر کبیر	+	سند امتیاز +	15ہزار روپے نقد
سوم:	سیٹ انوار العلوم	+	سند امتیاز +	10ہزار روپے نقد

ان **تین انعامات** کے علاوہ **دس انعامات** حُسن کارکردگی کی بناء پر **اگلی دس پوزیشنز** حاصل کرنے والوں کو **انعامی کتب اور سند امتیاز** کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو **سند شرکت** بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین:

(1) وقفِ زندگی کے معنی ۔اصطلاحی مفہوم اور اقسام (2) وقفِ زندگی قرآن کریم کی روشنی میں ۔اہمیت و ضرورت (3) وقفِ زندگی کی اہمیت احادیث کی روشنی میں (4) اسلام کے دورِ اوّل میں صحابہ کا بے مثال وقف (5) وقفِ زندگی اور خلفاء راشدین (6) دورِ آخرین میں وقف کی اہمیت اور ضرورت (7) وقفِ زندگی اور حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک ارشادات ۔آپ کا ذاتی نمونہ اور واقفین کو نصائح (8) رُفقاء حضرت مسیح موعودؑ میں وقف کی روح کے نمونے (9) خلافت اولیٰ کا دورِ خلافت اور وقفِ زندگی کی تحریک (10) خلافت ثانیہ کا دورِ خلافت اور وقفِ زندگی کی تحریکات (11) خلافت ثالثہ کے زمانہ میں وقفِ زندگی کی تحریکات (12) خلافت رابعہ کے زمانہ میں وقفِ زندگی کی تحریکات۔تحریک وقفِ نو (13) خلافت خامسہ کے زمانہ میں وقفِ زندگی کی تحریک اور واقفین کو نصائح (14) وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ (15) بیرونِ ممالک میں وقفِ زندگی اور واقفین زندگی کا اخلاص (16) وقفِ زندگی کے ثمرات، برکات اور جماعتی ترقیات (17) وقفِ زندگی کے تقاضے اور ذمہ داری (18) واقفین زندگی کے ایمان افروز تبلیغی واقعات (19) واقفین زندگی اور ان کے اہلِ خانہ کی قربانیاں اور اخلاص (20) ابتدائی واقفین زندگی کے متعلق خلفاء احمدیت کے ارشادات -21- جماعت احمدیہ میں معاہدہ وقفِ زندگی ۔قربانی کا اعلیٰ نمونہ

امدادی کتب: قرآن مجید۔کتب احادیث۔(بخاری۔مسلم۔ترمذی۔سنن ابن ماجہ)

(1) تفسیر حضرت مسیح موعودؑ مکمل (2) تفسیر کبیر مکمل (حضرت مصلح موعود) (3) حقائق الفرقان (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) (4) **کتب لغت** (المنجد۔لسان العرب۔مفردات امام راغب۔اردو جامع انسائیکلوپیڈیا از مولانا حامد علی خان صاحب) (5) کتب حضرت مسیح موعودؑ (روحانی خزائن مکمل۔ملفوظات جلد 1 تا 5۔مجموعہ اشتہارات) (6) انوار العلوم (از حضرت مصلح موعود) (7) خطبات محمود (8) سیر روحانی (جلد 1 تا 3) (9) خطبات ناصر (10) خطبات طاہر

(11) خطابات طاہر (قبل از خلافت، تقاریر جلسہ سالانہ) (12) ایک مردِ خدا (13) خطبات مسرور

کتب علماء سلسلہ:

(14) ذکرِ حبیب (مولفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب) (15) حیاتِ قدسی (مولفہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی) (16) حیاتِ نور (مولفہ شیخ عبدالقادر صاحب سوداگرمل) (17) سوانح فضلِ عمر (شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن) (18) جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات (از چوہدری فتح محمد سیال صاحب) (19) حیاتِ ناصر (مولفہ انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب) (20) مشعلِ راہ۔ جلد اوّل تا پنجم (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان) (21) تبلیغی میدان میں تائیدالٰہی کے ایمان افروز واقعات (از مولانا عطاء المجیب صاحب راشد) (22) سیرت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب (از امتہ الشافی سیال صاحبہ، صفدر نذیر صاحب گولیکی) (23) میری کہانی (خودنوشت ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب) (24) حیاتِ الیاس (سوانح عبدالسلام خان صاحب) (25) آپ بیتی مجاہد بخارا و روس حضرت مولانا ظہور حسین صاحب (26) مطالبات تحریک جدید (شائع کردہ تحریک جدید پاکستان) (27) تاریخ احمدیت (جلد 1 تا 19) (28) حیاتِ بشیر (مولفہ شیخ عبدالقادر صاحب سوداگرمل) (29) روح پرور یادیں (مولفہ مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب) (30) اصحاب احمد (تمام جلدیں) (31) حیاتِ بقاپوری (جلد 1 تا 5) (32) سیرت وسوانح ۔ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب (مرتبہ مکرم حنیف محمود صاحب) (33) سیرت وسوانح ۔سیّد محمود اللہ شاہ صاحب (مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب) (34) سیرت وسوانح ۔زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب) (35) سیرت وسوانح ۔صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان) (36) سیرت وسوانح ۔ مرزا شریف احمد صاحب (مرتبہ عبدالعزیز صاحب واقفِ زندگی) (37) تحدیثِ نعمت (حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) (38) حیات خالد سیرت وسوانح حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری (از سید یوسف سہیل شوق صاحب) (39) وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات (مولفہ ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز) (40) خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات (از عبدالسمیع خان صاحب) (41) روس میں انقلابات (از مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب) (42) ایاز محمود (از کریم احمد نعیم صاحب) (43) سیرت داؤد (پیشکش جامعہ احمدیہ ربوہ) (44) کیفیات زندگی (از مولانا شیخ مبارک احمد صاحب)

رسائل: ''الفرقان'' ماہنامہ ''انصار اللہ''۔ ''خالد''۔ ''مصباح''۔ ''تحریک جدید''

اخبارات: الحکم۔ البدر۔ روزنامہ الفضل ۔ الفضل انٹرنیشنل

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''پانچ بنیادی اخلاق''

برائے مجلس اطفال الاحمدیہ وناصرات الاحمدیہ پاکستان 09-2008ء

قواعد، ذیلی عناوین وامدادی کتب

قواعد:

☆ عنوان مقالہ **''پانچ بنیادی اخلاق''**

☆ مقالہ کے الفاظ 25ہزار سے کم نہ ہوں اور 40ہزار سے زائد نہ ہوں۔ الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔ بصورت دیگر مقالہ مقابلہ میں شامل نہ ہوگا۔

☆ **مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے شروع میں نمایاں طور پر تحریر کرے۔**

☆ جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، شائع کرنے والے ادارے کا نام، ایڈیشن، سنِ اشاعت، جلد اور صفحہ نمبر کا ذکر ضرور کیا جائے۔ حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور پر تحریر کیا جائے۔

☆ کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ دائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆ مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ **31 اگست 2009ء** ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆ ان مقابلہ جات میں مجلس اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ شریک ہوں گی۔

☆ **مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور سے صاف اور خوشخط تحریر کریں۔**

☆ **مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے اراکین اپنے مقالہ جات قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ) کو بھجوائیں** اور ناصرات الاحمدیہ اپنے مقالہ جات لجنہ اماءاللہ پاکستان کی وساطت سے ارسال کریں۔

☆ مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ تاہم

مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں نیز اگر چاہیں تو وہ مزید ذیلی عناوین بھی بنا سکتے ہیں۔ **تاہم مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے عناوین کے تحت لکھنا ضروری ہوگا۔**

☆ مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆ **مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔**

☆ **انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:**

اوّل : ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 15ہزار روپے نقد انعام

دوم : ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 10ہزار روپے نقد انعام

سوم : ماڈل ستارہ احمدیت + کتب + سند امتیاز + 5ہزار روپے نقد انعام

ان **تین انعامات** کے علاوہ **دس انعامات** حُسن کارکردگی کی بناء پر **اگلی دس پوزیشنز** حاصل کرنے والوں کو **انعامی کتب** اور **سند امتیاز** کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے تمام اطفال وناصرات کو سندِ شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین:

1- اخلاق کی تعریف۔لغوی واصطلاحی معنی

2- اخلاق کی مختلف اقسام

3- اخلاق حسنہ کی حسن معاشرت میں ضرورت واہمیت

4- سچائی کے لغوی معنی۔سچائی ازروئے قرآن واحادیث۔انسانی کردار کی تعمیر میں سچائی کی اہمیت

5- وسعت حوصلہ کی تعریف ازروئے قرآن واحادیث

6- وسعت حوصلہ کے معاشرے پر مثبت اثرات

7- نرم اور پاک زبان کے استعمال سے معاشرے میں امن اور سلامتی کی ضمانت

8- ادب اور آداب کی جامع تعریف اور معاشرتی زندگی پر اس کے بہتر اثرات

9- غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے سے فلاحی معاشرے کی تشکیل

10- مضبوط عزم اور ہمت کے لغوی معنی اور معاشرے پر اس کے اثرات

11- آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق کی مثالیں

12- بنیادی اخلاق کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کے ارشادات

13- تحریک وقفِ نو میں بنیادی اخلاق کی اہمیت وضرورت

14- انبیاء کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اعلیٰ اخلاق کی تربیت دینا ہے

15- بچوں کے اخلاق وعادات کی درستی کے لئے نماز باجماعت کی اہمیت

16- پانچ بنیادی اخلاق کا بچوں کی تربیت میں مرکزی کردار

امدادی کتب:

1- قرآن کریم
2- تفسیر صغیر ازحضرت مصلح موعود
3- تفسیر کبیر ازحضرت مصلح موعود (انڈیکس سے لفظ 'اخلاق' کے تحت)
4- ترجمۃ القرآن کریم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
5- مشعلِ راہ جلد اوّل تا پنجم۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
6- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 24 نومبر 1989ء (**پانچ بنیادی اخلاق**)
7- سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
8- سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ مولفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
9- کتب احادیث۔ (حدیقۃ الصالحین۔ اُسوۂ انسانِ کامل۔ احادیث الاخلاق۔ ریاض الصالحین)
10- سیرت المہدی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
11- حضرت محمدؐ۔ مولفہ مولانا غلام باری صاحب سیف
12- شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں۔ (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

رسائل:

ماہنامہ ''انصاراللہ'' (دسمبر 1989ء) (ستمبر 1990ء)

ماہنامہ ''خالد'' (دسمبر 1989ء) (جنوری فروری، جولائی، اگست 1990ء) (جون 1991ء)

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' (جون، ستمبر، اکتوبر، دسمبر 1989ء) (جنوری 1990ء) (جون، جولائی 1999ء) (اگست 2002ء)

ماہنامہ ''مصباح'' (دسمبر 1989ء) (جنوری، نومبر 1990ء) (اگست 1992ء) (اپریل، اگست 1993ء)

اخبارات: روزنامہ الفضل۔ الفضل انٹرنیشنل

خلافت جوبلی پیس کانفرنس جماعت احمدیہ برطانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29 / مارچ 2008ء بروز ہفتہ بیت الفتوح میں جماعت احمدیہ یو۔کے نے خلافت جوبلی کے سلسلہ میں امن کانفرنس (Peace Conference) کا انعقاد کیا۔ جس میں ایک ہزار کے قریب معزز احباب نے شرکت کی۔ مہمانوں دوستوں کی تعداد 550 سے زائد تھی۔ ناصر ہال میں مستورات اور طاہر ہال میں مردوں کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔

مہمان کرام پانچ بجے شام آنا شروع ہوئے اور یہ سلسلہ سات بجے تک جاری رہا۔ مہمانوں کی آمد پر اُن کی خدمت میں Refreshment پیش کی گئی۔ اور نمائش ہال ایریا میں لے جانے کے بعد بیت الفتوح کے تعارفی Tours لگوائے گئے۔ جن مہمانوں نے بیت الفتوح کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا وہ بہت متاثر ہوئے۔ چھ بجے مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل فلم دکھائی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات بج کر دس منٹ پر ہال میں تشریف لائے تو سب مہمانوں نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم زکریا چوہدری صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو۔کے نے احباب کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے جماعت کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی تھی وہ خلافت کی بابرکت نگرانی وسرپرستی میں 190 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی روحانی تعلیمی اور جسمانی نشوونما کے جاری عالمگیر پروگراموں کا بھی ذکر کیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ یو۔کے محترمہ Siobhan McDounugh نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی جماعت نہ صرف برطانیہ میں بلکہ تمام دنیا میں خیراتی امور میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ خصوصاً افریقہ، بھارت، بوسینا اور انڈونیشیا میں جاری خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ اپنی فراخدلی کی بدولت وقت کی قربانی اور دیگر خدمات کے نتیجے میں آپ نے مخالفت کے باوجود دنیا میں واحد منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ مجھے ایک سکول ٹیچر نے بتایا کہ کس طرح ہمارے سکول میں احمدی بچوں کے داخلے کے بعد ہمارے سکول کا ریکارڈ جو کہ پہلے بہت نچلے درجہ میں تھا۔ ایک اعلیٰ معیاری سکول شمار ہونے لگا۔ اور کس طرح اُن بچوں نے ہزاروں پونڈ جمع کر کے مختلف فلاحی کاموں یعنی ''چیریٹیز'' کو اپنی جماعت کی طرف سے عطا کئے۔

آخر میں انہوں نے فرمایا کہ آپ کی جماعت باوجود مخالفانہ تنقید اور تشدد کے اپنے اصولوں پر ثابت قدمی اب بھی قائم ودائم ہے۔ آپ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ حقیقتاً ایک پُرامن مضبوط اور مستحکم جماعت ہیں اور آپ نہایت استقلال اور جانفشانی سے اپنے پڑوسیوں کی خدمت اور اعانت میں رات دن مصروف اور کوشاں ہیں۔ اور آپ نے صحیح معنوں میں دل جیت لئے ہیں۔ اور آپ نے نصب العین یعنی ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر عمل پیرا ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ یو کے Mr. Dominich Grieve جو کہ حزب اختلاف کے اٹارنی جنرل بھی ہیں نے کہا کہ آج

خلافت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے میں جو فنکشن ہو رہا ہے اس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے کرنا جماعت احمدیہ کی کامیابی ہے۔آپ کی جماعت یوکے میں بسنے والے لوگوں کے لئے نیک خواہشات رکھتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر خاص و عام کی زندگی میں خوشیاں بکھیر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ اس لحاظ سے بھی قابل تعریف ہے کہ گاؤں میں جا کر نہ صرف لوگوں سے ملتے ہیں بلکہ ان کو (دین حق) کی خوبیاں بھی بتاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب:

ہم سب اپنے جذبات محبت کے اظہار کے لئے جمع ہوئے ہیں تا کہ ہم ایک بھائی چارہ کی فضا قائم کریں۔حضور اقدس نے فرمایا کہ آج کل کے دور میں بعض طاقتیں امن خراب کرنے کے درپے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بغیر کسی وجہ کے نفرت پھیلا رہے ہیں۔اس لئے آج کی محفل کے انعقاد کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جو نفرت سکھاتا ہو۔خواہ وہ اسلام ہو یا عیسائیت، یا ہندو ازم یا کوئی اور ہر آدمی پسند کرتا ہے کہ پرامن فضاء میں سانس لے۔ ہر دل عمدہ عمل کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ہر نیک فطرت انسان کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم رہے۔آپ میں یقیناً ایسے لوگ ہیں جو امن قائم کرنے کے لئے ہر دم کوشاں ہیں۔اور ہمارا آج کا اجتماع اسی مقصد کو پیش کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس مادی دور میں مذہب خصوصاً (دین حق) کو بدنام کیا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں تفریق پھیلانے کا موجب ہے جبکہ (دین حق) متمنی ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسروں کے بارہ میں صاف دل ہوں۔ گو بدقسمتی سے (دین حق) میں چند ماننے والے اور دیگر لوگ دین حق ...... کا صاف اور منور چہرہ بگاڑنے کے درپے ہیں۔اور مزید تکلیف دہ صورت یہ بھی ہے کہ اگر کوئی (دین حق) کے خلاف نفرت پھیلائے تو دوسرا فریق اسے مزید ہوا دیتا ہے۔آج کے دور میں صرف جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو ان دونوں فریقین کو کہتی ہے کہ ان میں کوئی بھی صحیح راستہ پر نہیں اور (دین حق) کی حقیقی تعلیم سے بے بہرہ ہے۔

۱۸۹۷ء میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (مسیح موعود و مہدی) نے برطانیہ کی حکمران ملکہ وکٹوریہ کی خدمت میں ایک تحفہ بصورت کتاب ان کی کتاب ڈائمنڈ جوبلی پر بھجوائی جس میں حضور نے تحریر فرمایا کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بعض نادان ...... کا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اور ان کی بعض حرکات ایسی ہیں جیسی وحشی اور جاہل ظالم انسان میں ہوتی ہیں۔ جو انسانی خون کو بے دردی سے بہانے کو 'جہاد' تصور کرتی ہے۔جبکہ ایک منصف اور رحم دل حکمران کے خلاف عمل کرنا بھی ایسے لوگ جہاد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ معصوم اور بے گناہ کو قتل کرتے ہیں وہ جابر تو ہیں مگر فاتح نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیر ضروری تنقید اور دوسروں کی خامیوں کی نشاندہی کرنا یا امن قائم کرنے میں مدد نہیں کرتا۔اگر کوئی حکم غیر مناسب معلوم ہو تو اس کی وضاحت ایمان والوں سے کروالیں۔ یہ ضروری نہیں ہر شخص عالم ہو۔حضور نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اکثریت گمراہ ملاؤں کے پیچھے چلتی ہے اور (دین حق) خواہ مخواہ بدنام ہوتا ہے۔اگر مسٹر ولڈرز یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں۔تو ان کو چاہیے تھا کہ وہ تحقیق کر لیتے کیونکہ تاریخ اسلام اس امر کی گواہ ہے اور مورخین نے تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قیدیوں سے حسن سلوک فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مطمع نظر محبت کو حاصل کرنا اور اس کو بڑھانا ہونا چاہیے۔امن کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کی عزت اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہوگی۔نفرت پھیلانا آسان ہے مگر محبت کا بیج بونا اور پروان چڑھانا بہت مشکل

ہے۔آپ نے کہا کہ دنیا بہت چھوٹی ہوگئی ہے اور ہمیں محبت اور رحمدلی سے بھرے پھل کے درخت نظر آنے چاہئیں نہ کہ نفرت کے۔ اس بات کی حضور نے قرآنی آیت سے نشان دہی کی۔

حضور نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن میں تو آپ کی دولت میں فقیر اور مسکین کے لئے بھی حصہ رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ امیر ممالک کا یہ کام ہے کہ وہ غریب ممالک کے عوام کو تعلیمی اور میڈیکل سہولتیں مہیا کریں۔افریقن ملکوں کے عوام کو اسلحہ دینے کی بجائے خوراک سے ان کی مدد کریں۔امیر ممالک کی مدد کا 70 فیصد تو ان کی تنخواہوں پر خرچ ہو جاتا ہے اور تھوڑی سی مدد غریب تک پہنچتی ہے۔ پس غریب ممالک میں بدامنی کو دور کرنے کے لئے ان لوگوں کی حالت بہتر کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

حضور نے مختلف ملکوں/حکومتوں کے لگائے ہوئے افریقن ممالک میں Water Pumps کا ذکر کر کے فرمایا کہ اکثر پمپ خراب ہو چکے تھے اور ان کو ٹھیک کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ ہمارے Huminity First کے انجینئرز نے ان خراب پمپوں کو بہت ہی کم لاگت میں ٹھیک کر کے مقامی لوگوں کی خوشیوں کو دوبالا کیا۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ ملک سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملک سے محبت کرے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ ذاتی معاملہ ہے اور اس میں کوئی مجبوری نہیں ہے۔ایک مسلمان کے لئے ملک سے وفا اور قانون کی پابندی اتنا ہی ضروری ہے کہ جتنا کہ شریعت پر عمل کرنا۔ دینِ حق تو سچ بولنے، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے، چوری نہ کرنے، قتل نہ کرنے اور افسران کی اطاعت کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور یہ باتیں اس ملک کے قانون کے عین مطابق ہیں۔

حضور نے برٹش حکومت، عوام اور یورپین حکومتوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ عوامی حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔

آخر میں حضور اقدس نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امن کے پیغام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور ہم انہیں مسیح اور مہدی مانتے ہیں۔آپ نے انسان کے اللہ کے لئے حقوق اور انسانوں کے حقوق بیان فرمائے۔ یہ دنیا جنت بن سکتی ہے اگر انسان اس حقیقت کو جان لے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام ساری دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے اور اس میں کامیابی بھی ہو رہی ہے کیونکہ آپ کے بعد سچے جانشین آئے جو خلافت احمدیہ کہلائی۔ ہر احمدی خلافت کے ساتھ محبت اور لگاؤ رکھتا ہے۔ خلافت کے ساتھ یہ سچا لگاؤ ہی ہے کہ احمدی دنیا بھر میں دینِ حق کی تعلیم کے ماڈل نظر آتے ہیں۔ ساری دنیا کے احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل پیروکار ہیں۔احمدیہ جماعت کے بانی نے ہر احمدی کے اندر یہ جذبات بھر دیئے ہیں اور خلافت احمدیہ نے پچھلے سو سال سے یہ کام جاری رکھا ہوا ہے۔

خدا کرے کہ ساری دنیا ایک محبت اور پیار کا ماڈل بن جائے۔آخر میں حضور نے سب مہمانوں کا دوبارہ شکریہ ادا...... کیا اور انہیں اس نیک کام میں ہاتھ بٹانے کو کہا تا کہ انسانیت کو دائمی زندگی حاصل ہو۔

عشائیہ کے بعد حضور انور نے مہمانوں سے قریباً ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ مہمانوں نے حضور کے خطاب کو سراہا۔ Mr. Greenwood نے کہا کہ حضور کی تقریر بہت جگانے والی تھی اور اس وقت کی ناخوشگوار دنیا میں محبت اور صلح کی ضرورت کا عظیم پیغام لئے ہوئے تھے۔ایک مہمان نے حضور کی تقریر کو بہت دلچسپ اور Full of Wisdom کہا Mrs Mandi نے کہا کہ حضور کی تقریر سے مجھے احساس ہوا کہ مسلمانوں کی 'کیری کیچر' کی اشاعت کی وجہ سے کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔

اخبارِ مجالس

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆ **سفر سیالکوٹ اور پکنک ضلعی مجلس عاملہ انصاراللہ فیصل آباد:** مورخہ 22 جون 2008ء بروز اتوار بعد نماز فجر ضلعی مجلس عاملہ انصاراللہ فیصل آباد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وطن ثانی سیالکوٹ عازم سفر ہوئے تا کہ وہاں کے مقدس مقامات کی زیارت کرسکیں۔ دورانِ سفر قافلہ پکنک کی غرض سے ہیڈ مرالہ بھی رکا۔ اہل قافلہ نے سیالکوٹ پہنچ کر کبوتراں والی (بیت الذکر) اور اس میں لگی یادگار تصاویر اور سیڑھی بھی دیکھی۔ حضرت حکیم حسام الدین صاحب کا مکان اور ان سے منسوب بیت احمدیہ پہنچے۔ جہاں حضرت مسیح موعودؑ دعویٰ سے قبل چار سال تک نماز ادا کرتے رہے تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے زیر استعمال مکان، حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب کی رہائش نیز لیکچر سیالکوٹ جس میدان میں پڑھا گیا ان سب مقامات کی زیارت کا موقع ملا۔

☆ **تقریبات خلافت جوبلی ضلع فیصل آباد:** جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور تاریخی خطاب سننے کے لئے 24 مختلف مقامات پر اجتماعی طور پر سننے کے لئے انتظام کیا تھا۔ بجلی کے متبادل انتظامات بھی کیے گئے تھے۔ مورخہ 27 مئی 2008ء کی صبح کا آغاز 24 مقامات پر اجتماعی تہجد سے ہوا جس کی حاضری 750 سے زائد رہی۔ 24 مقامات پر 37 بکرے اور 2 بچھڑے کی قربانی اور 5 بکرے اور -/3,000 روپے نقد کا صدقہ کیا گیا۔ 22 مقامات پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ 3 حلقہ جات کے احباب کے گھروں میں گوشت بھجوایا گیا۔ آٹھ مقامات پر 75 پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ نومبائعین کو بھی گوشت بھجوایا گیا۔

خطاب حضور پُرنور کی حاضری یہ رہی احباب جماعت 2793 نومبائعین 142 مہمان 18، کل 2953 ضلع کے 9 مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اجلاسات ہوئے جن میں 557 احباب شریک ہوئے۔ فیصل آباد شہر میں ہونے والے جلسہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان نے خطاب فرمایا۔ ضلع کی لجنہ اماء اللہ کے 22 مقامات پر خلافت سے متعلق اجلاسات ہوئے۔

☆ **خلافت جوبلی نمائش فیصل آباد شہر:** مورخہ 26 مئی 2008ء بروز سوموار تا 31 مئی 2008ء بروز ہفتہ فیصل آباد شہر کو صد سالہ خلافت جوبلی نمائش منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اس نمائش میں خلافت سے متعلق ارشادات جماعت کی

ترقی کے اعداد و شمار، تبرکات حضرت مسیح موعودؑ، خلفاء سلسلہ احمدیہ، تصاویر خلفاء قبل از خلافت اور بعد از خلافت، شہدائے احمدیت کی تصاویر رکھی گئی تھیں۔

☆ **تقریبات خلافت جوبلی دوالمیال ضلع چکوال**: مورخہ 27 مئی 2008ء بروز منگل جماعت احمدیہ دوالمیال نے صبح کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے کیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالستار صاحب مربی سلسلہ نے ''خلافت کی اہمیت و برکات'' پر درس دیا۔ لوکل جماعت نے حسب توفیق صدقہ اور مٹھائی اپنوں اور غیر از جماعت احباب میں تقسیم کی۔

احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں اطفال و ناصرات کا صبح کے وقت اجتماع ہوا جس میں انہوں نے خلافت کے موضوع پر تقریریں اور نظمیں پڑھیں اور خلافت سے منسلک رہنے کا عہد کیا۔

احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں ایک بجے اجتماعی کھانے کا پروگرام منعقد کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب تمام احباب جماعت نے اجتماعی طور پر دارالذکر میں سُنا۔ خطاب کے دوران حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

احمدیہ دارالذکر اور دوالمیال کے مینارہ کو جو مینارۃ المسیح کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے خوبصورت برقی قمقموں سے سجایا گیا۔ نیز تمام احباب جماعت نے اپنے گھروں میں چراغاں کیا جو تین دن مسلسل جاری رہا۔

☆ **سیمینار برکاتِ خلافت نظامت انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ**: مورخہ 6 جولائی 2008ء بروز اتوار نظامت انصار اللہ کے تحت سیمینار بر موضوع ''برکات خلافت'' منعقد ہوا جس میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور ان کے نائب صدور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے خلفاء سلسلہ کے زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان کیے۔ اس سیمینار میں ضلع کی 42 مجالس میں سے 38 مجالس کی نمائندگی ہوئی کل حاضری 223۔

☆ **تقریبات خلافت جوبلی ٹاؤن شپ لاہور**: مورخہ 8 مارچ 2008ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب و عشاء صد سالہ خلافت جوبلی علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مورخہ 9 مارچ بروز اتوار 2008ء دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا مکرم محمد آصف سرا صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مقابلہ جات کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔

اسی روز صبح دس بجے تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس کے اختتام پر مکرم طاہر احمد ملک صاحب ناظم علاقہ لاہور نے انعامات تقسیم کیے اور اطاعت خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔

مورخہ 19 مارچ 2008ء بروز بدھ انصار اللہ ٹاؤن شپ کا اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی ۔ مورخہ 16 مئی تا 22 مئی 2008ء ہفتہ وصایا منایا گیا مجلس ٹاؤن شپ لاہور کو 50 فیصد ٹارگٹ سے زائد وصایا کروانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ دورانِ ہفتہ وصایا چھ عدد وصیت فارم مرکز ارسال کئے گئے۔

مورخہ 24 فروری 2008ء بروز اتوار بعد نماز مغرب یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا حاضری انصار 39، خدام 41، اطفال 15 کل 95۔ مورخہ 25 مارچ بروز منگل یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ حاضری انصار 27، خدام 31، اطفال 11، کل 69۔ ماہ جنوری سے تا ماہ جون 2008ء 5 انصار نے دوسرے حلقوں میں وقفِ عارضی کی۔

مورخہ 13 جنوری 2008ء بروز اتوار اور 19، 22، 27 اپریل کو کلاسز دعایان لگائی گئی۔ حاضری 27، 15، 16، 22 کل 80۔

مورخہ 17 مئی کو اجتماعی مذاکرہ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری انصار 11، خدام 3، اطفال 4، مہمان 17، کل 35

کل پانچ اجلاسات عام منعقد ہوئے حاضری انصار 300، خدام 215، اطفال 77 کل 592۔ جلسہ سالانہ یوکے کے تین ایام میں حاضری یوں رہی۔ انصار 210، خدام 175، اطفال 51 کل 436

☆ **سیمینار سیرت وسوانح حضرت علیؓ زیر اہتمام مجلس انصاراللہ مقامی:** مورخہ 28 اگست 2008ء بروز جمعرات ایوان ناصر میں سیمینار بر موضوع سیرت وسوانح حضرت علیؓ منعقد ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ، مکرم مبارک احمد طاہر صاحب قائد تربیت اور چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ نے حضرت علیؓ کی سیرت وسوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا مکرم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب نے دعا کروائی۔ حاضری 235 رہی۔

☆ **تقریب یوم صد سالہ خلافت جوبلی بہاولنگر:** مورخہ 31 اگست 2008ء بروز اتوار بیت الذکر میں صد سالہ خلافت جوبلی پروگرام کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم ظہیر الدین ناصر صاحب اور مکرم نذیر احمد خادم صاحب ناظم انصاراللہ ضلع بہاولنگر نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقاریر کیں۔ حاضری کل 22 افراد تھی

☆ **جلسہ سیرت النبیؐ چک 93/6-R ضلع بہاولنگر:** مورخہ 29 اگست 2008ء بعد نماز جمعہ بیت الذکر چک 93/6-R ضلع بہاولنگر میں صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم رفیع احمد رند صاحب نے سیرت النبیؐ پر روشنی ڈالی دوسری تقریر مکرم نذیر احمد خادم صاحب ناظم انصاراللہ ضلع بہاولنگر کی تھی۔ دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ حاضری انصار 14، خدام 16، اطفال 15، لجنات 10، ناصرات 10، بچے 10، کل 75

☆ **پروگرام صد سالہ خلافت جوبلی مجلس انصاراللہ سیالکوٹ شہر:** مورخہ 31 اگست 2008ء بروز اتوار کبوتر اں والی (بیوت الذکر) سیالکوٹ شہر میں صد سالہ خلافت جوبلی کا پروگرام منعقد ہوا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم خالد مسعود صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب اور مکرم منیر احمد بسمل صاحب مرکز سے تشریف لائے اور باری باری خلفاء احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اختتامی دعا 6 بجے سہ پہر مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے کروائی اور پروگرام کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کل 82 مجالس کی نمائندگی ہوئی حاضری 500 رہی۔

☆ **فری میڈیکل کیمپ انصاراللہ ضلع سیالکوٹ:** ماہ اگست کے دوران انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کے تحت بمقام گھٹیالیاں، پیروچک، منڈیکے گورائیہ، ڈوگری گھمناں اور ملیانوالہ، پانچ فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے اور 1370 مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

☆ **سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع اوکاڑہ:** مورخہ 24 اگست بروز اتوار مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے لوائے انصاراللہ لہرا کر اجتماع کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے دفتر انصاراللہ نظامت ضلع اوکاڑہ کا بھی افتتاح فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر عامر محمود صاحب امیر جماعت ضلع اوکاڑہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مجید احمد قریشی صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل نے تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تقریر کی۔ اختتامی دعا امیر صاحب ضلع اوکاڑہ نے کروائی۔

اس موقع پر ساہیوال اور لاہور سے بھی وفود تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم شیخ ظہیر احمد صاحب نے کتب سلسلہ کی نمائش بھی لگائی۔ اجتماع کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حاضری انصار 129، خدام 41، اطفال 45 کل تعداد 215۔

امتحانات خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی

نتیجہ امتحان: کتاب " اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات"

جون 2008ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام **خلافتِ احمدیہ صد سالہ جوبلی** پروگرام کے تحت امتحان کتاب **" اختلافاتِ سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات"** از حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) منعقد کیا گیا۔ جس میں پاکستان بھر سے **689** مجالس کے **10862** انصار نے شمولیت کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ **324** انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی **"خصوصی گریڈ اے"** میں پاس کیا۔

اعزاز پانے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان اراکین کیلئے مبارک کرے اور ان کے علم اور فضل میں ترقیات دے اور خلافت احمدیہ کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

اوّل:	**مکرم ریاض احمد شاہد**	**سیالکوٹ شہر**
دوم:	1- **مکرم ڈاکٹر منصور احمد**	**جوہر ٹاؤن۔ لاہور**
	2- **مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن**	**سیالکوٹ شہر**
سوم:	1- **مکرم منصور احمد لکھنوی**	**گلشن اقبال شرقی۔ کراچی**
	2- **مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر**	**دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ**
	3- **مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی**	**گلشن اقبال غربی۔ کراچی**

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار:

مکرم عبدالرشید ساٹری (عزیز آباد۔ کراچی) مکرم عمر حیات (فیکٹری ایریا احمد۔ ربوہ) مکرم انجینئر عبدالسلام ارشد (چھاؤنی۔ لاہور) مکرم اعجاز احمد محمود (دارالسلام۔ لاہور) مکرم عبدالمنان فیاض (اسلام آباد شرقی) مکرم محمد اصغر عتیق (دارالحمد۔ فیصل آباد) مکرم ماسٹر بشیر احمد (سلطانپورہ۔ لاہور) مکرم محمد انور نسیم (دارالیمن وسطی سلام۔ ربوہ) مکرم داؤد احمد (رحمان آباد۔ ضلع نوابشاہ) مکرم مجید احمد (دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور: مکرم محمد سرور ظفر، مکرم ڈاکٹر محمد رمضان زاہد، مکرم نور الٰہی بشیر، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم نصیر احمد قریشی، مکرم خالد مسعود بابر، مکرم بشیر احمد، مکرم عبدالقیوم، مکرم عبدالقدیر شاہین، مکرم محمد توفیق، مکرم رشید احمد کھسن (مغلپورہ) مکرم شمیم احمد محمود، مکرم محمد سعید اختر، مکرم محمد یوسف، مکرم حبیب اللہ شاد، مکرم مبارک احمد شاہد، مکرم ساجد نعیم، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ (جوہر ٹاؤن) مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد، مکرم شیخ محمد اسلم، مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم، مکرم ڈاکٹر منصور احمد وقار (گرین ٹاؤن) مکرم محمد قاسم بٹ، مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر، مکرم شیخ محمد اکرام اطہر (نشاط کالونی) مکرم صوبیدار جاوید اقبال، مکرم میاں خالد احسان (چھاؤنی) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ، مکرم عبدالقدیر خان (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم عبدالشکور صدیقی (گلشن راوی) مکرم سید نوید احمد بخاری (سمن آباد) مکرم قریشی محمد کریم، مکرم سردار علی (شالامار ٹاؤن) مکرم مرزا مبشر احمد (بیت الاحد) مکرم ماجد شاہد (بیت النور) مکرم سیّد منصور احمد (فیصل ٹاؤن) مکرم چوہدری شمس الدین، مکرم ملک نصیر احمد (ٹاؤن شپ) مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم عباد علی (بھاٹی گیٹ) مکرم ملک طاہر احمد (ڈیفنس) مکرم معین الدین (واپڈا ٹاؤن) مکرم رانا محمد ارشاد جاوید (رچنا ٹاؤن)

ضلع کراچی: مکرم محمد حنیف شمس، مکرم ڈاکٹر منور احمد (گلزار ہجری) مکرم صبغت اللہ خان، مکرم عزیز اللہ (کورنگی) مکرم طاہر محمود (ماڈل کالونی) مکرم صوفی محمد اکرم، مکرم ریاض احمد شاد، مکرم محمد سرور، مکرم طارق محمود بھٹی (رفاہ عام) مکرم محمد سعید رمزی، مکرم عبدالقدوس (گلشن سرسید) مکرم عبدالستار بٹ، مکرم کرامت حسین مختار، مکرم مرزا بشیر الدین احمد، مکرم محمود الحق، مکرم محمد اکرم قریشی، مکرم ڈاکٹر شوکت علی، مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل (اورنگی ٹاؤن) مکرم سعید احمد، مکرم اقبال حیدر یونغی (گلشن جامی) مکرم عبدالباری قیوم شاہد، مکرم شیخ عبدالمالک، مکرم مرزا تنویر احمد (مارٹن روڈ) مکرم ماسٹر محمود احمد، مکرم لطف المنان علوی، مکرم منور احمد ایڈو (بلدیہ ٹاؤن) مکرم ناصر احمد طاہر، مکرم ہبتہ اللہ کاہلوں، مکرم چوہدری آصف محمود کاہلوں، مکرم ملک محمد صدیق (محمود آباد) مکرم عبدالمجید ناصر، مکرم حفیظ احمد شاکر، مکرم رشید الدین قمر، مکرم مجیب احمد ناصر، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم ناصر احمد قریشی (النور) مکرم بشیر احمد شاہد (گلشن حدید) مکرم محمد رشید ڈار، مکرم محمد رفیق، مکرم چوہدری بشیر الدین محمود، مکرم سفیر الدین بھٹی، مکرم چوہدری اعجاز احمد (ڈرگ روڈ) مکرم ظفر اللہ خان مبشر (گلستان جوہر جنوبی) مکرم سیّد حمید احمد شاہ، مکرم سیّد مبارک احمد، مکرم طاہر احمد خان (تیموریہ) مکرم جمیل احمد بٹ (کلفٹن) مکرم وسیم احمد طارق (گلشن عمیر) مکرم منور احمد طاہر، مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی (ڈرگ کالونی) مکرم شفیق احمد شاہد، مکرم زبیر احمد خان (نارتھ) مکرم سیّد عبدالحفیظ رمزی، مکرم محمد اشرف (گلشن اقبال غربی) مکرم خواجہ محمد اسلم (ڈیفنس)

ضلع فیصل آباد: مکرم ملک محمد سجاد اکبر، مکرم چوہدری احمد دین، مکرم ملک عبدالحکیم (دارالذکر) مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر، مکرم محمد حنیف ڈوگر، مکرم مظفر حسین، مکرم مرزا منظور احمد بیگ (دارالحمد) مکرم قدرت اللہ (دارالنور) مکرم عظمت شہزاد (فضل عمر) مکرم رفیق احمد (96 گ ب) مکرم میاں عبدالحفیظ (108 ج ب ٹلونڈی)

ضلع گوجرانوالہ: مکرم منور احمد ناصر، مکرم منور احمد (گوجرانوالہ شرقی) مکرم محمد سہیل احمد ضیاء (منڈیالہ وڑائچ) مکرم انجینئر محمد لطیف (گوجرانوالہ کینٹ)

ضلع سیالکوٹ: مکرم جاوید نواز کاہلوں، مکرم امان اللہ قریشی، مکرم محمد آصف گھمن، مکرم جلال الدین شاد (سیالکوٹ شہر) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ) مکرم شکیل احمد (جنڈو ساہی) مکرم میاں محمد اعظم (منڈیکی گورایہ)

ضلع سرگودھا: مکرم خالد محمود، مکرم عمر حیات لنگاہ، مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم ملک عبدالسلام (سرگودھا شہر)

ضلع راولپنڈی: مکرم وسیم احمد شاکر، مکرم مرزا رفیق احمد، مکرم محمد اشرف تنویر، مکرم منور احمد، مکرم ملک محمد یوسف، مکرم فیاض احمد، مکرم سعید احمد، مکرم مبارک انور ندیم، مکرم صادق مجید اللہ، مکرم شریف احمد ناصر، مکرم منور احمد خالد، مکرم شیخ رفیق احمد ظفر (واہ کینٹ) مکرم مرزا محمد رفیق ناصر، مکرم حافظ امیر حسین، مکرم میاں قمر احمد (ایوانِ توحید) مکرم کیپٹن (ر) چوہدری علم الدین مشتاق (پشاور روڈ) مکرم مبشر احمد کھوکھر، مکرم حکیم ملک محمد رشید (بیت الحمد)

ضلع اسلام آباد: مکرم انتصار احمد ازکی، مکرم ایم۔اے۔ لطیف شاہد (اسلام آباد وسطی) مکرم طاہر عمران خان (اسلام آباد غربی) مکرم چوہدری مبارک علی حسنات، مکرم رفیق احمد ناصر، مکرم عطاء الرحمان خان، مکرم میجر عبدالرزاق، مکرم سید محمد اقبال شاہ، (اسلام آباد جنوبی) مکرم سعید احمد ریحان (گارڈن ہاؤسنگ سکیم)، مکرم حمید المحامد حامد (بارہ کہو)

ضلع ملتان: مکرم چوہدری عبدالحمید، مکرم چوہدری نذیر احمد، مکرم مرزا نفیس احمد، مکرم چوہدری اشتیاق احمد، مکرم ملک غلام نبی، مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل، مکرم محمد لطیف ملک، مکرم اخوند محمد ظفر اللہ خان (ملتان شرقی)

ضلع بہاولنگر: مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم یوسف علی خاور، مکرم ڈاکٹر محمد سلیم (327/HR) مکرم خالد محمود باجوہ، مکرم محمد یٰسین (ہارون آباد) مکرم مقبول احمد چوہدری، مکرم سعید احمد (بہاولنگر شہر)

علاقہ سرحد: مکرم ڈاکٹر منظور احمد، مکرم مبارک احمد اعوان (پشاور شہر) مکرم میاں نثار احمد (حیات آباد۔پشاور) مکرم محمد اکرم، مکرم انجینئر طاہر احمد (مردان)، مکرم نعیم احمد (نوشہرہ کینٹ)

ضلع کوئٹہ: مکرم منصور احمد خان، مکرم تنویر احمد، مکرم رفعت احمد (جناح ٹاؤن) مکرم ناصر علی خان (سریاب) مکرم سید واجد علی شاہ، مکرم مقصود احمد (قائد آباد) مکرم شیخ محمد اجمل (بروری)

ربوہ: مکرم منور احمد تنویر (دارالصدر شرقی طاہر) مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار) مکرم ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار، مکرم صوبیدار صابر حسین چوہدری (دارالصدر شمالی ہدیٰ) مکرم شاہد احمد راجپوت، مکرم بشیر الدین کمال (دارالصدر غربی قمر) مکرم مبارک احمد شاد، مکرم مبشر احمد خالد، مکرم عزیز الرحمٰن، مکرم محمد لطیف احمد، مکرم بشارت احمد چیمہ، مکرم مبارک احمد تنویر، مکرم سید توصیف احمد احسن (کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ) مکرم صدیق احمد (دارالفضل غربی فضل) مکرم صوبیدار خالد اشرف بھٹی (دارالفضل شرقی) مکرم محمد محمود اقبال، مکرم مظفر احمد دُرّانی، مکرم ملک اللہ بخش (کوارٹرز تحریک جدید) مکرم خواجہ عبدالغفار، مکرم منور شمیم خالد، مکرم عبدالرحمٰن عاجز، مکرم محمد ارشد قریشی (دارالرحمت وسطی) مکرم قمر احمد کوثر، مکرم رئیس احمد چیمہ، مکرم یونس احمد خادم (دارالرحمت شرقی راجیکی) مکرم عبدالسمیع خان، مکرم عبدالرشید منگلا (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم نصیر الدین بھٹی (دارالبرکات) مکرم عبدالرزاق (بشیر آباد) مکرم رشید احمد شاعر

(دارالنصر وسطی) مکرم عبدالرزاق طاہر، مکرم میاں عبدالغفور طور، مکرم عباس علی شاکر (ناصر آباد غربی) مکرم محمود احمد جاوید بٹ، مکرم ناصر احمد ڈوگر (ناصر آباد شرقی) مکرم چوہدری مختار احمد، مکرم طاہر احمد محمود، مکرم عبدالسمیع، مکرم مرزا ظفر احمد، مکرم دبیر احمد قریشی، مکرم عبدالمنان، مکرم صوبیدار محمد اشرف خان، مکرم قاسم محمود بھٹی، مکرم محمد افضل انور (دارالفتوح غربی) مکرم وزیر محمد (دارالفتوح شرقی) مکرم صدیق احمد، مکرم خلیل احمد (طاہر آباد شرقی) مکرم شاہ محمد حامد گوندل، مکرم خدا بخش ناصر، مکرم ڈاکٹر محمد رشید (طاہر آباد جنوبی) مکرم مبارک احمد نجیب (بیوت الحمد) مکرم محمود احمد سلیم سدھو، مکرم مبشر احمد طاہر، مکرم قریشی مبارک احمد (فیکٹری ایریا سلام) مکرم عبدالبصیر (دارالیمن وسطی حمد) مکرم محمد صدیق خان، مکرم رفیق احمد خان (دارالعلوم وسطی) مکرم محمد نصیر احمد، مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق) مکرم منیر احمد منیب (دارالعلوم غربی ثناء) مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل) مکرم محمد اسلم شاہد، مکرم منظور احمد، مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت) مکرم حبیب احمد، مکرم ملک مسعود احمد، مکرم غلام قادر، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم ظفر اللہ، مکرم محمد ایوب، مکرم مرزا غلام صابر، مکرم رشید احمد (دارالعلوم جنوبی احد) مکرم مشتاق احمد (دارالعلوم شرقی ہادی) مکرم ولی محمد (دارالعلوم شرقی نور۔ب) مکرم مبشر احمد تسنیم، مکرم محمد خالد وحید، مکرم رؤف احمد بٹ (دارالعلوم شرقی مسرور) مکرم کیپٹن (ر) محمد نواز وڑائچ، مکرم مشہود احمد طور، مکرم عزیز احمد خان (رحمان کالونی) مکرم مرزا رفیق احمد (دارالعلوم جنوبی بشیر) مکرم حکیم محمد نسیم، مکرم تنویر الدین صابر (دارالنصر غربی اقبال) مکرم پروفیسر محمد انعام، مکرم سجاد احمد ساجد، مکرم انوار الحق (دارالنصر غربی منعم) مکرم مظفر احمد (دارالنصر شرقی محمود) مکرم طارق سعید (دارالنصر غربی حبیب) مکرم رانا عبدالسلام خان، مکرم شفقت رسول (دارالنصر شرقی نور) مکرم رانا عبدالحکیم خان کاٹھگڑی، مکرم احسان ایزد ساہی (دارالعلوم شرقی نور) مکرم غفور احمد اٹھوال (نصیر آباد سلطان) مکرم رشید احمد (ڈاور) مکرم جمیل احمد جاوید (دارالیمن وسطی سلام)

متفرق: مکرم بشارت احمد طاہر، مکرم سعید احمد طور، مکرم مبشر احمد چوہان (کھاریاں، ضلع گجرات) مکرم سلطان احمد ظفر، مکرم شیخ ضیاء الرحمٰن (ساہیوال شہر) مکرم چوہدری ناصر احمد، مکرم اقبال احمد اختر (چونکی ضلع قصور) مکرم چوہدری ناصر احمد جاوید (حافظ آباد شہر) مکرم محمد صفدر (نارووال شہر) مکرم محمد عبدالمالک (جھنگ شہر) مکرم شریف احمد قاری (ڈنڈوت RS ۔ضلع جہلم) مکرم حمید اللہ باجوہ (بہاولپور شہر) مکرم حکیم محمد افضل فاروقی (اوچ شریف۔ ضلع بہاولپور) مکرم صوبیدار صدیق احمد (خانپور۔ ضلع رحیم یار خان) مکرم نعیم احمد طارق (کوٹ اڈو۔ضلع مظفر گڑھ) مکرم نصیر احمد قمر (راجن پور شہر) مکرم عبداللطیف (داجل۔ضلع راجن پور) مکرم ماسٹر نذیر احمد (58/3 ٹکڑا۔ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم مسعود احمد (لیہ شہر) مکرم ملک عزیز احمد، مکرم سلطان محمود ملک (دوالمیال۔ ضلع چکوال) مکرم محمد شفیع (170/10.R ۔ضلع خانیوال) مکرم نصیر احمد گوندل (کھوسکی۔ضلع بدین) مکرم نسیم احمد چوہدری، مکرم افتخار احمد خان (حیدر آباد شہر) مکرم مرزا محمود احمد (بشیر آباد۔ ضلع حیدر آباد) مکرم بشارت احمد (نواب شاہ شہر) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم نسیم اقبال گوندل، مکرم خلیل احمد گوندل (میر پور خاص شہر) مکرم عبدالباسط، مکرم عبدالکریم، مکرم عبدالرحمٰن بھٹی (میرا بھڑکا۔ضلع میر پور آزاد کشمیر)